SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, October 01, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا جآء نصراللہ والفتح O ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً
O فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان تواباً O

(ترجمہ): اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ جب خدا کی مدد آ پہنچی اور فتح (حاصل ہوگئی) اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ غول کے غول خدا کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو۔ بیشک وہ معاف کرنے والا ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS.

جناب چیئرمین: جزاک اللہ - Now question hour. Question No.23, Muhammad Anwar Bhinder sahib.

23. * **Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state;

(a) the total grant sanctioned for the Ministry in the annual budget 1998-99;

(b) the total amount spent by the Ministry during the year 1998-99;

(c) the total amount which the Ministry could not spend out of the said sanctioned budget and surrendered to the government indicating also the reasons for surrendering;

(d) the excess amount which the Ministry spent in adition to the sanctioned budget tili 30-6-1999 indicating also the reasons for spending this amount; and

(e) the total developmental grant and the amount utilized out of it during the said year?

Mr. Asghar Ali Shah: (a) The total budget sanctioned under Grant No. "57-Housing and Works (Main)" is Rs. 18,725,803/- during the year 1998-99.

(b) The total amount spent by the Ministry of Housing and Works under Grant No. "57-Housing and Works (Main)" is Rs. 16,525,679/- during the year 1998-99.

(c) The total amount surrendered is Rs. 2,138,944/-. The surrender is due to the reason that some posts of Officers remained vacant and also that economy measures were implemented during financial year 1998-99.

(d) There is no excess expenditure under Grant No. "57-Housing

and Works Division(Main)" during the year 1998-99.

(e) there is no development budget under Grant No."57-Housing and Works Division(Main)" during the financial year 1998-99.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Bhinder sahib.

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ کیا یہ فگرز درست ہیں کہ ساری منسٹری کو سال میں صرف ایک کروڑ کی گرانٹ ملی تھی؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ جو 21 لاکھ آپ نے surrender کئے ہیں Housing and Works منسٹری میں، کیا اس میں یہ بات تو نہیں ہے کہ آپ کو پیسے ملے ہی نہیں؟ آپ نے جو surrender کئے ہیں، جو economy کی ہے اس میں کون کون سی پوسٹیں آپ نے fill نہیں کیں کہ جس کی وجہ سے یہ economy measures کے طور پر آپ کی بچت ہوئی ہے۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Housing and Works.

جناب اصغر علی شاہ، جناب! گزارش یہ ہے کہ main Housing Ministry کا یہی بجٹ ہے جو اس میں بتایا گیا ہے۔ بھنڈر صاحب نے پوچھا ہے کہ اس میں economy measures کون سے تھے اور کیوں اس طرح سے 21 لاکھ surrender کیا تھا۔ تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہماری سیکرٹری کی پوسٹ خالی رہی ہے، ڈپٹی سیکرٹری کی پوسٹ خالی رہی ہے اور ایک ڈپٹی چیف (ٹیکنیکل) کی پوسٹ بھی خالی ہے اور کچھ economy measures لئے ہم نے خرچ گھٹانے کے لئے، تو اس بنا پر بچت ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ جناب۔ اور کوئی سوال؟ کوئی نہیں۔ Next question is No.24, Muhammad Anwar Bhinder sahib.

24. *** Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state;

(a) the income and expenditure of the Karachi Electric Supply Corporation during 1997-98 and 1998-99 indicating also the profit earned or loss suffered during these years;

(b) the grants received by it from the Federal Government or any Provincial Government during the said year;

(c) the number of officers and officials working in the said Corporation with grade-wise break-up and the total expenditure for establishment during the said period;

(d) the number of persons appointed in the Corporation during 1998-99 ; and

(e) the reasons for loss, if any, during the said period?

Mr.Gohar Ayub Khan: (a) INCOME AND EXPENDITURE

		1997-98	1998-99
		Rs. Million	
		Actual	Revised
1	Total Income	22,525	24,344
2.	Total Expenditure	29,382	30,734
3.	Loss during the year	6,857	6,390.

(b) Rs.Million

		1997-98	1998-99
1.	Subsidy on Interest on Foreign Relent Loans to KESC.	133	121
2.	Subsidy on A/C of Reduction of 50% Additional Surcharge of domestic consumers.	-	1,389

(c) The grade-wise details of number of officiers and staff as on 30-6-99 is given below:-

Grade	Equiv.N.B.P.	No.of.Officers	Grade	No. of Staff.
I	16	102	I	451
II	17	413	II	1999
III	18	225	III	891
IV	19	179	III-A	2197
V	19	25	IV	2238
VI	20	52	V	1633
			VI	1058
			VII	687
		996		11154

TOTAL EXPENDITURE FOR ESTABLISHMENT

1997-98(ACTUAL) Rs.2,032 Million

1998-99 (Revised) Rs.2,204 Million.

(d) During the year 1998-99, employment was given to 16 (sixteen) widows/wards of such KESC employees who expired due to fatal industrial accident or as a result of an act of terrorism after obtaining approval of KESC Board of Directors.

(e) Loss suffered by KESC during 1997-98(Actual) and 1998-99(Revised estimates) due to the following reasons:-

1. Un-precedented escalation of Fuel prices and costlier Power Purchase.
2. Higher T&D Losses.
3. Poor Management.

Mr. Chairman: Any supplementary question? yes, Bhinder sahib.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں نے Karachi Electric Supply

Corporation (KESC) کے متعلق دریافت کیا تھا کہ اس کی income کیا ہے اور expenditures کیا ہیں؟ 98-1997 اور 99-1998 میں 6857 million کا loss اور دوسرے سال میں 6390 million کا loss ہے۔ جناب والا! میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا reasons ہیں اور ان کا کیا تدارک کیا گیا ہے؟

Mr. Chairman: Yes, Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین! KESC loss میں جا رہی ہے۔ پچھلے سال بھی اور اس مالی سال میں جو ابھی گزرا ہے، یہ خسارے میں رہی ہے۔ اس کی وجہ line losses, distribution, پرانا گرڈ، bad management, labour, یہ تمام چیزیں ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس کو privatization کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ ستمبر میں اس کو ہونا چاہیئے تھا، اس کی initiation ہو جانی چاہیئے تھی اور Privatization Commission والے بھی اس پر زور دے رہے ہیں اور وزیر اعظم نے recently meetings بھی کی ہیں جس میں جارڈنگ فلیمنگ بھی آئے تو شاید better management اور privatization سے یہ بہتر ہوسکے ورنہ تو یہ concern اگلے تین، چار سالوں میں جس کو بھی ہم induct کریں گے، جس طرح پاکستان میں کیا، یہ loss making ہوگا اور اس کا daily loss بڑھتا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جناب تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر: جناب! کیا وزیر صاحب خود اپنی زبان سے بتائیں گے کہ KESC میں پچھلے سال کے دوران transmission losses کتنے percent بڑھے ہیں گزشتہ سالوں کے مقابلے میں اور اس سے کتنا loss ہوا ہے اور ساتھ ہی ساتھ کتنے ملازمین نکالے گئے ہیں اور کتنی بچت ہوئی ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان: جناب! میں معزز سینیٹر صاحب کے لئے معلومات لے آؤں گا۔ Transmission loss جو recently کہہ رہے تھے وہ تقریباً average out ہو رہا ہے اور 1.0 % سے کم کر رہے ہیں آہستہ آہستہ، ہر مہینے۔ میں next rota day پر ان کو exact figure دے سکوں گا اور کتنے employees terminate کئے ہیں، کیونکہ چند ایک recent ordinance

کے تحت terminate کئے گئے تھے، ٹوٹل ان کو میں next rota day پر دے سکوں گا۔

سید تاج حیدر : جناب کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ 4 فیصد ٹرانسمیشن losses بڑھے ہیں پچھلے سال میں and now they are at the level of 38% in K.E.S.C.

Mr. Gohar Ayub Khan: I will give him the correct information, on Monday.

میں دونوں چیزوں پر انفارمیشن دے دوں گا۔

جناب چیئرمین : جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ پرائیویٹائزیشن کی امید پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ یہ پرائیویٹائزیشن ہوگی۔ پرائیویٹائزیشن کا کام تو پہلے ہی بہت سست ہے۔ اگر نہ ہوا تو اس صورت حال کا تدارک کرنے کے لئے کیا اقدامات آپ نے کئے ہیں؟

جناب چیئرمین : وزیر برائے پانی و بجلی۔

جناب گوہر ایوب خان : جناب چیئرمین! پرائیویٹائزیشن پاکستان میں رکی ہوئی ہے تقریباً 1993 تک ہوئی تھی، اس کا بڑا اچھا spectacular result تھا۔ ابھی جو ہوئی ہے from 1997 to 1999 اس کے results, I do not know یہ پرائیویٹائزیشن کمیشن کی بات ہے لیکن جس طرح برطانیہ میں ہوا جہاں چیف ایگزیکٹوز پرائیویٹائزیشن کو resist کرتے تھے، بہانے بناتے تھے، ان کو مارگریٹ تھیچر نے sack کیا اور sacking کے بعد ایک دم وہ چیز چل گئی، آج اگر power دیکھیں ان کی تو پہلے سے سستی ہے، ٹرانسپورٹ ان کی پہلے سے سستی ہے، پوسٹل دیکھیں تو پہلے سے سستی ہے comparatively. تو یہ عموماً جو چیف ایگزیکٹوز ہوتے ہیں، جو بیوروکریسی ہے ان اداروں میں وہ resist کرتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس دن کیبنٹ میں بھی یہ چیز ڈسکس ہوئی کہ جب تک چیف ایگزیکٹو ان اداروں کے on board نہیں ہونگے، fully mentally تیار نہیں ہونگے، یہ نہیں کہ ان کو دھکا سٹارٹ کریں، کہیں جی آرڈر ہے ہم کریں گے، جب تک وہ fully on board نہیں ہونگے یہ projects پرائیویٹائز نہیں ہونگے اور loss making concerns رہیں گے۔

Mr. Chairman : Any other question?

چوہدری محمد انور بھنڈر، آخری سوال۔

جناب چیئرمین ، انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب ! یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ total expenditure for establishment جو دیا گیا ہے وہ 2032 ملین سے 2204 ہوگیا ہے۔ ایک طرف تو آپ نقصان میں جا رہے ہیں، دوسری طرف خرچہ بڑھ رہا ہے۔

جناب گوہر ایوب خان ، جناب چیئرمین ! انور بھنڈر صاحب درست فرما رہے ہیں کہ جو over heads ہیں ان کو تو multiply کریں گے with escalation cost manpower کی پنشن سب کچھ وہ بڑھتی رہی ہے۔ اس کو آہستہ آہستہ curtail کریں بھی کبھی تو یہ profitable organisation under the present management نہیں ہوگی we will continue to lose اور جس طرح کی efficiency ہونی چاہیئے power sector میں جس طرح دنیا میں لوگ چاہتے ہیں ایسی ہی کراچی میں بھی ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین ، زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان ، ایک سوال انور بھنڈر صاحب کو آپ نے تین سپلیمنٹری دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین ، کیونکہ یہ ان کا اپنا سوال ہے۔

جناب محمد زاہد خان ، ٹھیک ہے جناب ! لیکن پھر آپ کہتے ہیں۔

Mr. Chairman: There is no rule which says

کہ I can not allow him. اب یہ ان کا سوال ہے۔

جناب محمد زاہد خان ، ٹھیک ہے میں اس سے اختلاف نہیں رکھتا۔

جناب چیئرمین ، اگر اختلاف نہیں رکھتے تو بیٹھ جائیں۔

جناب محمد زاہد خان ، نہیں جناب ! آپ میری بات سن لیں، اگر یہی ہے تو پھر

ہمیں بھی آپ دیں گے۔

جناب چیئرمین : اگر آپ کا سوال ہوا تو حالات کے مطابق -----

جناب محمد زاہد خان : نہیں، حالات کے مطابق نہیں، اگر آپ ایک کو allow کرتے ہیں تو----

Mr. Chairman: I am not going to say that I will restrict myself to what you are saying. This is my discretion, I will allow it.

لیکن normally I would allow other people اور آج بھی اگر آپ نے سوال پوچھنا ہے تو پوچھ لیں۔ آپ نے سوال پوچھنا ہے تو پوچھ لیں لیکن جھگڑا نہ کیا کریں۔ قائم علی شاہ صاحب۔

جناب قائم علی شاہ : یہ answer (d) میں لکھا ہوا ہے کہ 16 آدمیوں کو KESC میں 99-1998 میں ملازمت دی گئی لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ 99-1998 میں کتنے لوگوں کو کے ای ایس سی سے نکالا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

جناب گوہر ایوب خان : جناب چیئرمین! اگر آنریبل سینیٹر صاحب سنتے تو پہلے میں کہہ چکا ہوں، پہلے یہ سوال آیا تھا کہ کتنے نکالے گئے ہیں، کچھ آرڈیننس کے تحت کچھ ویسے نکالے گئے ہیں on disciplinary grounds وغیرہ پر۔ یہ جو نئے ہیں میں ان کا ڈومیسائل بھی بتا دوں گا، جو نکالے گئے ہیں وہ بھی میں Monday کو بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین : اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر : ایک بڑا اہم سوال کے ای ایس سی کے متعلق ہے کیونکہ معزز وزیر صاحب نے فرمایا کہ کے ای ایس سی کو پرائیویٹائز کرنے کی تجویز پر عملدرآمد ہو رہا ہے، اس پر میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کے ای ایس سی کی پرائیویٹائزیشن کا مقصد، موٹر وے کے قرضے کو چکانا ہے یا اس کی inefficiency ہے کیونکہ اخبارات نے اور باوثوق ذرائع نے یہ کہا ہے کہ آپ کی کیبنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کے ای ایس سی کو بیچ کر، لاہور کے موٹر وے کے قرضے چکائیں گے۔

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

Mr. Gohar Ayub Khan: Sir, not at all, it is totally incorrect, totally figment of imagination of the honourable Senator and honourable Communications Minister is sitting with me. He also says, "not at all".

Mr. Chairman: Next question No.25, Anwar Bhinder Sahib.

25. * **Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state;

(a) the income and expenditure of the Water and Power Development Authority during 1997-98 and 1998-99 indicating also the profit earned or loss suffered during these year;

(b) the grants received by it from the Federal government or any Provincial Government during the said years;

(c) the number of officers and officials working in the said Authority with grade-wise break-up and the total expenditure for establishment during the said period;

(d) the number of persons appointed in the Authority during 1998-99; and

(e) the reasons for loss, if any, during the said period?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) During the year 1997-98, WAPDA sustained a loss of Rs.1514 million. According to the Provincial estimates for the year 1998-99 a net profit of Rs.20,766 billion is expected.

(b) The grants received from Federal/Provincial Government are attached at Annexure "A".

(c) The expenditure of Authority's establishment during 1997-98

and 1998-99 is as under:-

Year	Expenditure (Rs. in million)
1997-98	9574.204
1998-99	8368.818

The number of officers and official working in WAPDA with grade-wise break-up as on 31-10-1998 is at Annexure-B.

(d) Information are being collected.

(e) Reasons for loss incurred in the year 1997-98 are given below:-

(i) Price of the fuels for WAPDA and Private Power Generation remained on higher side during the year. Although price of furnance oil was reduced in February, 1997, however, the price for gas remained at the previous levels. This resulted in a comparatively higher cost on WAPDA fuel cost and Private Power Energy Charges.

(ii) High cost private power generation was inducted in system in the year 1996-97. Payment to the IPPs during the years 1997-98 amounted to Rs. 53148 million. This was 48.6% of total operating revenue of WAPDA.

(iii) Subsidies to some categories of consumers inherent in WAPDA tariff, which were not fully covered by the cross subsidies being recovered from the other consumers, also caused loss to WAPDA.

(iv) Increase in WAPDA tariff during the year 1997-98 was delayed till March, 1998. The tariff increase(21%), made effective from March, 1998, was not only inadequate but was also delayed to cover the high costs, causing loss to WAPDA.

Annex-A

GRANTS RECEIVED WAPDA DURING THE YEAR 1997-98 AND 1998-99

Sr. No.	Name of Scheme	1997-98	1998-99
(A)	FEDERAL GOVERNMENT	Rs. million	Rs. million
1.	General Investigation Schemes	31.500	44.150
2.	National Drainage Programme	210.000	—
3.	Revenue Budget Schemes	41.365	28.107
4.	Indus Basin Project	11.690	16.667
	Total :	294.555	88.924
(B)	PROVINCIAL GOVERNMENTS	Nil	Nil
	G. Total :	294.555	88.924

Annex-B

THE NUMBER OF OFFICERS AND OFFICIALS WORKING IN WAPDA WITH GRADE-WISE BREAK-UP AS ON 31-10-1998

BPS	No. of Employees
1	15236
2	1452
3	7354
4	423
5	46405
6	3924
7	18496
8	557
9	10827
10	700
11	15380
12	4194
13	2613
14	537
15	1074
16	1934
17	3599
18	1862
19	535
20	149
21	6
22	1
Grand Total :	137258
Officers (BPS 16 & above)	8086
Staff (BPS 1—15)	129172
Grand Total :	137258

Mr. Chairman: Answer is taken as read, supplementary question.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! اس میں' میں نے واپڈا کا دو سال کا profit and loss پوچھا تھا تو بتایا گیا ہے کہ 1997-98 میں تو 1514 million اس کا loss تھا لیکن 1998-99 میں اس کا 20.766 billion profit ہے۔ یہ بات مجھے ذرا disproportionately معلوم ہوتی ہے۔ اس کے متعلق فاضل وزیر صاحب بتائیں گے کہ کیا یہ profit کی figures unrealistic تو نہیں ہیں؟ مزید یہ بتائیں کہ اس کا break-up کیا ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین صاحب! یہ اس طرح ہے کہ پچھلا سال 1997-98 جو گزر چکا ہے اس میں loss تقریباً ڈیڑھ بلین روپے کا تھا۔ ابھی جو profit show ہو رہا ہے 20.766 billion روپے اس کی break-up یہ ہے۔ 11.8 billion روپے جو واپڈا نے دینے ہوتے تھے Hubco/CAPCO کو' عدالت کے آرڈر کی وجہ سے وہ نہیں دے رہے وہ ان کے ریکارڈ میں as saving پڑے ہوئے ہیں۔ مارچ 1999 میں 21 فیصد tariff rate بڑھایا گیا تھا اس سے واپڈا کو profit ہوا ہے 22 billion روپے۔ اپریل 1999 میں tariff پھر بڑھایا گیا تھا اس سے 470 million rupees کی profit پھر واپڈا کو ہوا۔ اس کا ٹوٹل کریں تو اندازاً 34.2 billion rupees کا profit ہوا ہے۔ یہ واپڈا کی کارکردگی کی وجہ سے نہیں' کورٹ کی وجہ سے اور گورنمنٹ نے جو tariff بڑھایا اس کی وجہ سے نفع ہوا' دوسری دفعہ tariff بڑھایا پھر منافع ہوا 34.2 million. اگر آپ اس کو لیں اور اس کو 20.766 سے نکالیں تو پتہ چلتا ہے کہ اگر تین چیزیں جیسے کہ tariff increase اور واپڈا نے جو پیسے CAPCO اور Hubco کو دینے ہیں جو اس وقت withhold ہوئے ہیں کورٹ میں کیس کی وجہ سے' ان کو loss ہو جانا چاہیئے تھا 13.5 billion اگر یہ سارے اقدام نہ ہوتے۔ یہ loss اور زیادہ ہو جاتا اگر پرائم منسٹر کے directive

کی وجہ سے 30.5 billion rupees Federal and Provincial Governments and KESC اور باقیوں سے بھی پیسے at source نہ لئے جاتے تو یہ loss تقریباً چالیس ' پینتالیس بلین پر چلا جاتا۔ اس طرح اگر 1998-99 کی performance آپ دیکھیں تو جہاں واپڈا کی withholding اس طرح نہیں تھی' tariff rate دومرتبہ increase نہ ہوئے ہوتے اور at source deduction نہ ہوتی تو اس وقت کی civilian administration نے 1997-98 میں loss ڈیڑھ بلین کا دکھایا اور اگر دونوں برابر ہوتے 1998-99 کا loss in the region 38.5 یا اس طرح کا ہو سکتا تھا۔ یہ چار points میں نے دیئے ہیں لیکن ابھی کیونکہ یہ چیزیں آ گئی ہیں اس میں profit ہو رہا ہے لیکن اس میں ایک چیز Ministry بھی point out کر رہی ہے کہ Habco/Capco کورٹ میں ہیں اور خدا نخواستہ کورٹ نے ہمارے خلاف فیصلہ دے دیا تو یہ پیسے دینے پڑیں گے۔ اس طرح performance of WAPDA in 1997-98 was better than it is in 1998-99.

جناب چیئرمین: بشیر مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ: جناب! یہ profit and loss بھی واپڈا کا ایک function ہے یا ایک aspect ہے اس کے distance کا کہ کبھی نقصان کرتے ہیں کبھی نفع کرتے ہیں اور بہت حد تک وہ کبھی recover کرتے ہیں کبھی بہت loss میں جاتے ہیں لیکن ایک اور بہت اہم factor ہے' میں اس لئے اٹھا ہوں exactly relevant تو نہیں ہے لیکن بہت pressing چیز ہے اور یہ بات ہے کہ جب سے آرمی نے واپڈا کو take over کیا تو میں frankly Minister Sahib کو بتانا چاہتا ہوں کہ پبلک کے ساتھ انکا کوئی رابطہ نہیں ہے' they have become increasingly less accessible to the common people, پہلے لوگوں کا کم از کم interchange ہوتا تھا ان کے ساتھ' اب وہاں جو بھی بریگیڈئر' جنرل یا whoever sits there, they are not accessible to the public تو واپڈا کا صرف یہی کام تو نہیں ہے کہ وہ کمائے اور نقصان کرے بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے clients کو satisfaction دے and they are to treat the people of this country like the citizens. میرا تجربہ ہے کہ جب سے آرمی والے آئے ہیں' میں خود پشاور کے اچھے ایریا میں رہتا ہوں' وہاں پر ہر وقت break down ہوتا ہے۔ Previously when we used to ring them up, atleast people used to respond کر ایک

گھنٹہ میں آئے گا، بیس منٹ میں آئے گا، اب کوئی respond نہیں کرتا ہے۔ when you ask even a minor minion of the WAPDA تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی کام نہیں ہے۔ ہم کیوں آپ کو بتائیں۔

So, I would like the honourable Minister, who is a public representative and he is honourable man, he realises this that he must ask his agency, authority WAPDA that they must respect the people of this country and must deal with them like they are responsible to deal.

اگر یہی بات ہے کہ آپ جرنیلوں کو لا کر واپڈا اور عوام کو ان کے حوالے کرتے ہیں تو پھر وزیراعظم کو چاہیئے کہ اپنے ساتھ بھی ایک جرنیل رکھے تاکہ وہ اس کو بھی guide کرے۔ This is the country, where we claim that we are democratic people and today the Prime Minister has called a meeting of senior citizens. لیکن ان کو آپ کیا respect دیں گے۔ You do not give respect to the pople of this country. آپ چونکہ representative ہیں، میں آپ سے request کرتا ہوں کہ یہ باتیں بھی ہیں، نقصان میں تو آپ جا رہے ہیں، آپ کا تو شپ ڈوب رہا ہے، آپ کا ڈار تو وہاں پر بیٹھا ہے، اس نے وہاں سے تار بھیج کر چیئرمین کو بھی وہاں پر بلا لیا ہے۔ They are begging because there is no money only because of the wrong policy. You have sent a Foreign Minister, I think then it would have been better to send a..... وہ جو planet of the apes تھا اس کا ایک آدمی وہاں بھیجتے تو کچھ کرتے۔ لیکن انسانوں کو آپ کیسے treat کر رہے ہیں۔ This is also part of your responsibility. So, I want some satisfaction in this regard-

Mr. Chairman: Yes, Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان، جناب چیئرمین! کافی حد تک یہ complaints آتی ہیں۔ I have been bringing them to the notice of the Prime Minister. سندھ میں تھیں، پنجاب میں تھیں، بھنڈر صاحب نے بھی ایک آدمی کا کہا تھا۔ These were certain unpleasant things that happend in Punajb and in N.W.F.P. یہ ہوتی رہی ہیں۔ We have been

لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جو عوام کا rapport ہوتا ہے trying to improve them utility agency کے ساتھ وہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب پراچہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراچہ: جناب والا! انہوں نے فرمایا ہے کہ 11.8 billion پرائیویٹ پاور کمپنیز کو دینا تھا اور پورٹ کے آرڈر کی وجہ سے نہیں دیا جا سکا۔ وہ بھی انہوں نے 11.8 profit پر دے دیا ہے۔ تو میں یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ یہ کہاں کا اصول ہے کہ ایک liability create ہو رہی ہے اور defer ہو رہی ہے تو

how that amount have been taken into profit?

جناب چیئرمین: وزیر برائے واٹر اینڈ پاور۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب ! honourable Senator Paracha کی بات بڑی valid ہے۔ یہی میں نے بھی واپڈا کو point out کیا ہے کہ یہ liability آپ نے اپنی books میں رکھنی ہے تا کہ کل خدانخواستہ دینی نہ پڑے لیکن شاید دینی پڑے۔ پھر کیا ہم گورنمنٹ کے پاس بھاگیں گے، ہم کہاں سے لائیں گے۔ So, this has to be provided for, which is not being provided, 11.8 billion rupees اس طرح تو جو 30.5 billion rupees at source deduction ہوئی ہے، on the Prime Minister's directive کوئی بھی کر سکتا ہے۔ تو اگر اس کو نکالیں out of 122 billion جو collection ہوئی ہے پچھلے سال میں، تو واپڈا is down by 3 billion, اگر normal طریقے سے جس طرح پہلی management collect کرتی رہی ہے تو اس طرح

they are down by 3 billion. So, there is no positive thing. We were committed to the World Bank to sell electricity to the tune of 142 billion, that has not been achieved.

جناب چیئرمین: جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب چیئرمین! ایک انفارمیشن نہیں آئی جناب۔ میں نے پیرا 'D' میں پوچھا تھا کہ number of persons appointed in Authority during 1998-99 تو

واپڈا والے کہتے ہیں کہ information collect ہو رہی ہے۔ یہ انفارمیشن جو ان کے پاس ہے کہ انہوں نے 1998-99 میں کتنے آدمی بھرتی کئے ہیں۔ یہ آج بتا نہیں سکتے، یہ اب تک information collect کر رہے ہیں کہ ہم نے کتنے نئے آدمی بھرتی کئے ہیں۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان ، جناب والا ! all this should be on computers, I admit it لیکن آپ دیکھیں گے کہ قومی اسمبلی یا سینٹ کو وزارت پانی و بجلی کی طرف سے while I am a Minister کوئی جواب ایسا نہیں آئے گا کہ answer awaited یا next rota day پہ رکھا جائے ، یہ چیز انہوں نے نہیں دی ہے، it should have been available. بہت ہی limited آدمی employ ہوئے ہیں اس سال میں کیونکہ ban تھا۔ تو یہ آنا چاہیئے تھا، نہیں آیا ہے ہمارے پاس۔ That's why یہ ہوا ہے۔ جو انفارمیشن میں نے آپ کو دی ہے، یہ آج صبح میں نے Member Finance سے لے کر دی ہے۔ پہلے یہ موجود نہیں تھی۔ I insist on this information being given to them کیونکہ incomplete information نہیں آنی چاہیئے تھی۔

I will make sure that this should be on the floor of the House on Monday

Mr. Chairman: Next question No. 26. Dr. Ismail Buledi.

26. * **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state;

(a) the number of persons working in Sui Southern Gas Company with grade-wise and province-wise break-up;

(b) the percentage of Baluchistan quota in the said company under the constitution;

(c) the total amount paid as gas royalty to each province during last two years; and

(d) the number of employees of the company whose services were terminated during the last two years?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) As per annexure.

(b) The regional quota as prescribed by the government is 3.5%.

(c) It relates to Finance Division.

(d) The number of permanent employees whose services were terminated during the last two years for disciplinary reasons, etc, are indicated as under:-

Executive	06
Subordinate Staff.	16
Total:	22

Annexu

A. The total number of Executives and Subordinate Staff working in SSG with their grade and province-wise break-up is indicated hereunder :

EXECUTIVE STAFF

SSGC Grades	Punjab	Sindh	NWFP	Baluchistan	N.A/ FATA	Azad Kashmir	Total
IX	0	2	0	0	0	0	2
VIII	0	14	1	0	0	0	15
VII	5	23	1	0	0	0	29
VI	10	88	6	3	0	0	107
V	13	90	15	11	0	0	129
IV	19	172	3	9	2	1	206
III/II/I(*)	79	698	15	59	2	3	856
Total	126	1087	41	82	4	4	1344

SUBORDINATE (UNIONISED) STAFF

SSGC Grades	Punjab	Sindh	NWFP	Baluchistan	N.A/ FATA	Azad Kashmir	Total
V	102	588	43	42	6	12	793
IV	90	550	69	71	4	13	797
III	121	474	84	152	5	21	857
II	77	846	61	241	8	7	1240
I	36	229	7	33	1	5	311
Total	426	2687	264	539	24	58	3998

Mr. Chairman: Any supplementary. No supplementary question. Next question No. 27, Dr. Ismail Buledi.

27. * **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that electric poles have been erected from Musa Khel to Loralai but wire has not been fixed on these poles so far, if so, the time by which this project will be completed and the expenditure incurred on it so far?

Mr. Gohar Ayub Khan: Construction of 33 KV Line from Kingri to Musa Khel (not Musa Khel to Loralai) was started during 1994-95 under Prime Minister's Directive having an estimated cost of Rs.40.00 Million. Initially Rs.10.00 million were released and poles were erected with an expenditure of Rs.9.2 million. Remaining work stopped due to non availability of funds. The remaining work could be completed within four months of the placement of funds at the disposal of WAPDA.

Mr. Chairman: Any supplementary. No supplementary question. Next question No. 28, Dr. Ismail Buledi.

28. * **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether dialogue between Iran and Pakistan has been completed for provision of electricity to Makran?

Mr. Gohar Ayub Khan: The dialogue for provision of electricity to Makran between Iran and Pakistan is continuing.

Mr. Chairman: Any supplementary. No supplementary question. Next question No. 29, Mr. Saifullah Khan Paracha Sahib.

29. * Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state;

(a) the number of hours of load-shedding observed in the coalmines in Sore-Range District Quetta and Deghari, District Mastung from 1994-95 to 1998-99 with month-wise break-up; and

(b) the details of the steps being taken to remove load-shedding?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) Month-wise duration of load-shedding(in hours) carried- out on 11 KV Degari and Sorrange feeders for the period from July 1994 to December 1998 is tabulated at Annexure-I. No load-shedding has been carried-out since January,1999 to date.

(b) The problem of load-shedding has already been resolved.

Annexure I

SENATE QUESTION NO.29

MONTHWISE LOAD SHEDDING CARRIED OUTT ON 11 KV DEGARI AND SORRANGE FEEDERS FROM 1994-95 TO 1998-99.

Month	Duration of load shedding (in h… 11 KV Degari feeder	11 KV Sorrang…
Jul 94	166	155
Aug 94	155	155
Sep 94	160	160
Oct 94	155	155
Nov 94	160	150
Dec 94	155	155
Jan 95	186	186
Feb 95	196	196
Mar 95	217	217
Apr 95	210	210
May 95	217	217
Jun 95	210	210
Jul 95	248	248
Aug 95	248	248
Sep 95	180	180
Oct 95	186	186
Nov 95	120	120
Dec 95	62	62
Jan 96	62	62
Feb 96	56	56
Mar 96	62	62
Apr 96	120	120
May 96	124	124
Jun 96	120	120
Jul 96	124	124
Aug 96	124	124
Sep 96	120	120
Oct 96	124	124
Nov 96	120	120
Dec 96	Nil	Nil
Jan 97	Nil	Nil
Feb 97	Nil	Nil
Mar 97	Nil	Nil
Apr 97	120	120
May 97	124	124
Jun 97	180	180
Jul 97	62	62
Aug 97	62	62
Sep 97	60	60
Oct 97	62	62
Nov 97	60	60
Dec 97	62	62
Jan 98	62	62
Feb 98	112	112
Mar 98	124	124
Apr 98	120	120
May 98	124	124
Jun 98	120	120
Jul 98	124	124
Aug 98	124	124
Sep 98	120	120
Oct 98	124	124
Nov 98	120	120
Dec 98	124	124
Jan 99 todate	Nil	Nil

Mr. Chairman: Supplementary question?

Syed Iqbal Haider: Supplementary question is that the information sought by the honourable member from the Minister for Water and Power was the number of hours of load-shedding observed in the coal mines in Balochistan from 1994 till 1999 with month-wise break up.

Sir, the month-wise break up is confined to June, 1997 only and the information is incomplete. Then the part (b) of the question requires that what was the detail of the steps being taken to remove load-shedding. The reply is that the problem of load-shedding has been resolved. It does not even say as to when was it resolved? Was it resolved in 1997 that no further information was given or has it been resolved now? My last question is that what steps have you taken to ensure that in future the load-shedding in the mines will not take place?

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان : جناب چیئرمین صاحب ! یہ جو اتنی detail میں information honourable Senator مانگ رہے ہیں، میں provide کر دوں گا - کب سے چاہیئے؟ اور یہ کہ لوڈشیڈنگ آئندہ نہیں ہو گی- آپ بھی جانتے ہیں اور معزز سینیٹر بھی جانتے ہیں کہ ہمارے پاس بجلی فالتو ہونا شروع ہو گئی ہے جب سے چند ایک IPPs on board آئی شروع ہو گئی ہیں - ہمارے پاس مزید پاور surplus ہو جائے گی اور پھر automatically loa-dshedding بھی ختم ہو جائے گی - میں ان کو سوموار کو پوری تفصیل دے دوں گا کہ کیا اقدامات کئے گئے ہیں کہ لوڈ شیڈنگ نہ ہو- کوشش ہو گی کہ اب mines میں ایسا نہ ہو کیونکہ ایک انڈسٹریل پروڈکشن ہے اور coal جتنا جاتا ہے وہ brick clins میں اور انڈسٹری میں جاتا ہے-

سید اقبال حیدر : جناب وزیر صاحب بڑی دیانتداری سے بات کرتے ہیں- میں اس کی قدر کرتا ہوں کہ وہ اپنے محکمے کا غیر ضروری طور پر تحفظ نہیں کرتے- انفارمیشن مانگی تھی 1999 تک کی ، انہوں نے تفصیل دی ہے جون' 1997 تک کی اور یہ کہ آیا لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ کس سال

اور کس مہینے میں ختم ہو گا۔

جناب چیئرمین، صفحہ دس پر دیکھیں، جنوری 1999 تک دی ہوئی ہے۔

سید اقبال حیدر، صفحہ نو اور دس تو خالی ہے جناب۔ اس کے بعد ہے ---

جناب چیئرمین، نہیں، آپ کا خالی ہے -

سید اقبال حیدر، اچھا جناب! میرے پاس صفحہ دس خالی ہے۔ میرا دس اور گیارہ دونوں! خالی ہیں۔ اس کے بعد چارٹ آتا ہے جناب۔ وہ چارٹ daily load pertaining to the period 30th June, 1995, if you see page 13.

جناب چیئرمین، وہ تو بعد کی بات ہے -

سید اقبال حیدر، ٹھیک ہے، اگر وہ آپ کے ریکارڈ میں ہے تو ٹھیک ہے -

جناب چیئرمین، نہیں، میرا ریکارڈ ہی نہیں، باقیوں کا بھی دیکھ لیں -

سید اقبال حیدر، میری bad luck ہے کہ صفحہ خالی چھوڑا ہوا ہے۔

Mr. Chairman: I understand, I understand. Any other question? No other question. Next question number 30, Saifullah Khan Paracha Sahib.

30. * Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to refer to unstarred question No.10 replied on 6th November, 1997 and state;

(a) the time by which the gas pipeline will be extended upto Hanna Levies Post on Hanna Road near Quetta Cantt;

(b) the time by which the gas pipeline will be extended from Hanna Levies Post to Urak in Quetta Tehsil; and

(c) the details of the steps taken by the Ministry to find out the views of the present Governor of Balochistan regarding this project?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) Due to liquidity problems faced by M/S SSGC, time schedule can not be indicated.

(b) Same as above.

(c) The views of Governor Balochistan are neither required nor any specific reference has been received regarding the subject scheme.

Mr. Chairman: Supplementary question?

جناب تاج حیدر: جناب حنا اور اوڑک دونوں کوئٹہ سے تھوڑے سے فاصلہ پر ہیں' پندرہ یا بیس کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ سوئی گیس بلوچستان سے نکل رہی ہے اور صرف پندرہ بیس کلومیٹر دور جو بستیاں واقع ہیں' ان تک گیس لائن پہنچانے کے لیے اگر یہ کہا جائے کہ سوئی سدرن گیس کمپنی کو liquidity problem ہے تو I find this very disappointed. Sir, priority should be given to this and the Minister should announce again کہ کب تک یہ کر دیں گے۔ یہ مہینے بھر سے زیادہ کا کام نہیں ہے' نہ ہی اس پر اتنا خرچ ہے۔ بہت کم خرچ ہے۔ چھوٹی سی ایک پائپ لائن جائے گی اور اس سے ان کو سہولت ہو جائے گی۔

Mr. Chairman: Minister for Communication on behalf of Minister for Petroleum.

راجہ نادر پرویز خان: جناب! یہ مسئلہ سوئی سدرن کمپنی نے face کیا تھا۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو اس وقت cost estimate لگایا گیا تھا that was 47.7 million اور آج جو بنتا ہے that has gone upto 76.4 million. The problem is that there was so much of load اگر پہلا سوال آجاتا تو میں آپ کو اس کا جواب دیتا کہ سوئی سدرن کو کیا problems تھیں

over four thousand people were taken in on temporary basis or adhoc basis and they were given pay and some other were given fixed pay also that time and that was the time when the Company's profits starting coming down. You cannot take over 4000 people just in one go between1994 and 1996. Sir, this was the one

of the problems. We want to give the gas, I can assure the honourable member sir, we will like to give the gas. The problem is that the company is facing the financial crisis and the liquidity and sir, I assure you, the moment we have everything, we will like to give the gas to the area.

اس وقت cost per consumer 93000 تھی، آج ایک لاکھ سے اوپر چلی گئی ہے۔

So, the wastage have gone off and this is the problem the company is facing. We will try to ....

جناب چیئرمین۔ جی۔

جناب تاج حیدر۔ جناب! اس دور میں لاکھوں نئے connections دیئے گئے ہیں۔ اس دور میں کوئی چھ لاکھ نئے connections سندھ میں دیئے گئے ہیں۔ 4000 employees کی employment منسٹر صاحب کو بری لگتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ اکرم شاہ صاحب۔ اکرم شاہ صاحب! مائک آن کریں۔

جناب اکرم شاہ خان۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ جناب چیئرمین صاحب! جب وزارت پٹرولیم، قدرتی وسائل کے سوالات ہوتے ہیں تو اول تو Minister صاحب غیر حاضر ہوتے ہیں یا جب وہ جوابات دیتے ہیں تو وہ بھی انتہائی عجیب قسم کے ہوتے ہیں اور جو یہاں لکھے ہوئے ہوتے ہیں جیساکہ اس سے پچھلا سوال ہے جس کا راجہ صاحب نے ذکر کیا، اس میں پوچھا گیا تھا کہ کتنے ملازمین فارغ کئے گئے تو جواب دے دیا گیا کہ 26 permanent ملازمین کو فارغ کیا۔ راجہ صاحب نے بتایا کہ 4000 ملازمین daily wages پر ہیں، یہ ہمارا حق بنتا ہے، سوال اس لئے پوچھا گیا تھا۔

جناب چیئرمین! موجودہ سوال جس کا ذکر ہو رہا ہے، میں تاج حیدر صاحب کی معلومات کو درست کروں گا کہ جس جگہ کا ذکر ہے یہ کوئٹہ سے پندرہ، سولہ کلو میٹر دور نہیں ہے بلکہ جہاں Cantt area ختم ہوتا ہے اس کے فوراً بعد یہ check post شروع ہو جاتی ہے۔ چونکہ پہاڑوں میں ہے اور برف زیادہ پڑتی ہے، آس پاس جو زرگون کا جنگل ہے لوگوں نے اس سے لکڑیاں کاٹ لی ہیں ۔ اسی وجہ سے جو بھی حکومت آئی یا جو بھی Prime Minister صاحب آئے ان سے

کوئٹہ کے لوگوں کا ہمیشہ مطالبہ رہا ہے کہ اس علاقے کو آپ گیس دے دیں تاکہ اردگرد سے جنگل بچ جائے ۔ جہاں Cantt area ختم ہوتا ہے بالکل وہیں سے ایک check post شروع ہو جاتی ہے اور یہاں پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ مالی مشکلات ہیں' یقیناً ہیں لیکن ان مالی مشکلات کے باوجود ملک میں سوئی سدرن گیس کمپنی بہت سی جگہوں پر کام کر رہی ہے۔ مالی مشکلات کے باوجود پیسے خرچ کر رہی ہے۔ میری گزارش ہے کہ یہ اتنا اہم علاقہ ہے اور ہمارا صنوبر کا جنگل ہمارا قیمتی اثاثہ ہے جو ختم ہو رہا ہے اور یہ Cantt area سے بالکل منسلک علاقہ ہے۔ مالی مشکلات کے باوجود بہت سی جگہوں پر development کے کام ہو رہے ہیں۔ میری ان سے گزارش ہو گی بلکہ ضمنی سوال ہے کہ وہ اس کو ترجیحی بنیادوں پر کوئی اہمیت دیں گے؟

Mr. Chairman: Minister on the behalf of Minister for Petroleum.

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب تاج حیدر صاحب کا is a small question, I would like to answer. انہوں کہا تھا کہ پانچ' چھ ہزار connections ملے ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ 94-96 میں

4257 people despite the protest of the Sui Southern were inducted by orders of the competent authority at that time. And after that time, we have shunted out 3002 people and 355 and they are in the........

(مداخلت)

راجہ نادر پرویز خان۔ جب جگہ نہ ہو تو کیسے ہو سکتا ہے ۔ میں بتاتا ہوں' قانون کے مطابق ساری چیزیں ہوتی ہیں جناب۔ اگر vacancies ہیں' جگہ ہے تب تو کریں۔ اب کہتے ہیں کہ آپ نے ان کو نکالا اور کام بڑا ہوا۔ جناب! سندھ کا کوٹہ I am sorry for the information sir, is 19% and the quota of Sindh shot upto 70%. بلوچستان کے لوگ اس لئے ignored feel کرتے ہیں'

that is why they are raising lot of hue and cry because according to the prescribed quota of the Government in the Constitution, that was not taken into account and that quota, at that time shot up to 70%. Where is the actual quota

of 19% sir for this is? his information.

ابھی میں اکرم شاہ صاحب کے سوال کا جواب دیتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جواب آ جائے پھر آپ کی بات سنتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! جواب آ جائے پھر آپ بات کریں۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, let us go back to same question, you want to ask question, I shall answer that, no problem.

جناب چیئرمین۔ صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میں وزیر صاحب کی اس طرف توجہ دلا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔اچھا' جواب پورا ہو گیا۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب والا! اکرم شاہ صاحب نے بجا کہا کہ کنٹونمنٹ کے بعد وہ علاقہ شروع ہو جاتا ہے اور وہاں جو natural جنگلات ہیں ' جب وہاں یہ facility نہیں ہوگی تو لوگ ایندھن کے لئے جنگلات کو کاٹیں گے ۔ and I can assure you sir, that I will take up this case with the Minister that this case must be expedited.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! وزیر صاحب کی correction کے لئے عرض ہے کہ basically دو گیس کمپنیاں ہیں Sui Southern deals Sindh and Balochistan and Sui Northern deals Punjab and Frontier. میں پھر ان کی فگرز کو چیلنج کر رہا ہوں ۔ اب بھی سوئی سدرن میں بلوچستان اور سندھ کا کوٹہ کم ہے اس کے باوجود کہ وہ ان دونوں صوبوں سے ڈیل کرتی ہے ۔ سوئی ناردرن میں تصور ہی نہیں کہ کوئی سندھ اور بلوچستان کا آدمی آ کر لگے' ایک آدمی نہیں بتا سکتے سندھ یا بلوچستان کا جو سوئی ناردرن میں موجود ہو۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب والا! انہوں نے کہا ہے کہ بلوچستان کا کوٹہ کم ہے ۔ پچھلے سوال میں فگرز دی ہوئی ہیں ۔

The number of people employed from Balochistan is 621. Constitutionally prescribed quota of Balochistan is 3.5 per cent. Today the quota is 11.6 per cent.

جناب والا! پنجاب کا کوٹہ قانون کے مطابق پچاس فیصد ہے ۔ اس وقت پنجاب کا کوٹہ 10.3 per cent فرنٹیئر کا کوٹہ 11.5 per cent اور وہاں اس وقت فرنٹیئر کا 5.7 per cent ہے ۔ This is according to the Constitution, the prescribed quota province-wise.

اگر اس کو سامنے رکھا جائے تو ان کا جو کوٹہ بنتا ہے جیسا کہ میں نے کہا--- اگر وہ فگرز چیلنج کرتے ہیں

I can get back sir, in the next rota day and give you the exact figures but the information given to me is 70 per cent from Sindh.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! وزیر صاحب سے میری گزارش ہوگی کہ وہ سوئی سدرن اور سوئی ناردرن دونوں کی فگرز لا کر ایوان میں پیش کریں پھر ہم اسے compare کریں گے۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: I will do that sir.

(مداخلت)

Mr. Chairman: I am assuming that all this is on record. Mr. Zahid Khan.

جناب محمد زاہد خان۔ جناب والا! وزیر صاحب نے کہا ہے کہ جہاں گیس نہیں ہوگی وہاں لوگ جنگل کاٹیں گے ،آگ جلائیں گے اور environment والا معاملہ بڑھے گا۔ میں اس سلسلے میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں ۔ دیر میں لوگ گیس سلنڈرز پر گزارہ کرتے ہیں۔ آج سے دس دن پہلے کمپنیوں نے اپنے ڈیلرز کو سلنڈرز دینے بند کر دیئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس گیس نہیں ہے ۔ اب وہاں حالات یہ ہیں کہ آپ کسی بھی ڈیلر کے پاس جائیں تو سلنڈر نہیں ملتا ۔ وہاں سردی شروع ہوگئی ہے۔ کیا حکومت ان کمپنیوں کو ہدایت جاری کرے گی کہ وہاں کے ڈیلرز کو سلنڈرز مہیا کئے جائیں تاکہ لوگوں کو سہولت ہو جائے؟

Raja Nadir Pervaiz Khan: I can check it up sir, that why this

shortage is there and what are the reasons. I will check it and get back to the honourable members.

جناب محمد زاہد خان۔ یہ چونکہ وزیر صاحب کی متعلقہ وزارت نہیں ہے، متعلقہ وزارت کے سیکریٹری یا جائنٹ سکریٹری کو یہاں ہونا چاہیئے تھا تاکہ وہ یہ پوائنٹ نوٹ کرتے اور اس پر ہدایات دیتے۔ اب یہاں تو بات ہو جائے گی اور پھر ختم ہو جائے گی۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, all the points are being noted. We will answer all those points.

Mr. Chairman: Next question No. 31.

31.* **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to the Senate unstarred question No.9 replied on 2nd October,1995 and state;

(a) the similar figures and sketches as on 30th June of the period from 1994 to 1999; and

(b) the depreciated written down values of each power generating units of Unit Numbers one to six at WAPDA Shaikh Manda Thermal Power Plant near Quetta?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) The daily load curves in percentage of daily peak for WAPDA as on 30th June for the years 1994 to 1999 are enclosed as Annexure A/I to A/6.

WAPDA available capacity, peak demand and shortfall/surplus in MW as on 30th June for the years 1994 to 1999 are given below:-

Years	Available capacity	Peak Demand	Shorfall(-) Surplus(+)
1994	7245	6782	+463

1995	7708	6899	+809
1996	8689	7045	+1644
1997	8561	8220	+ 341
1998	9615	8441	+1174
1999	9074	9074	+0

(b) Reply is at Annexure-B/I.

12

Annexure A/I

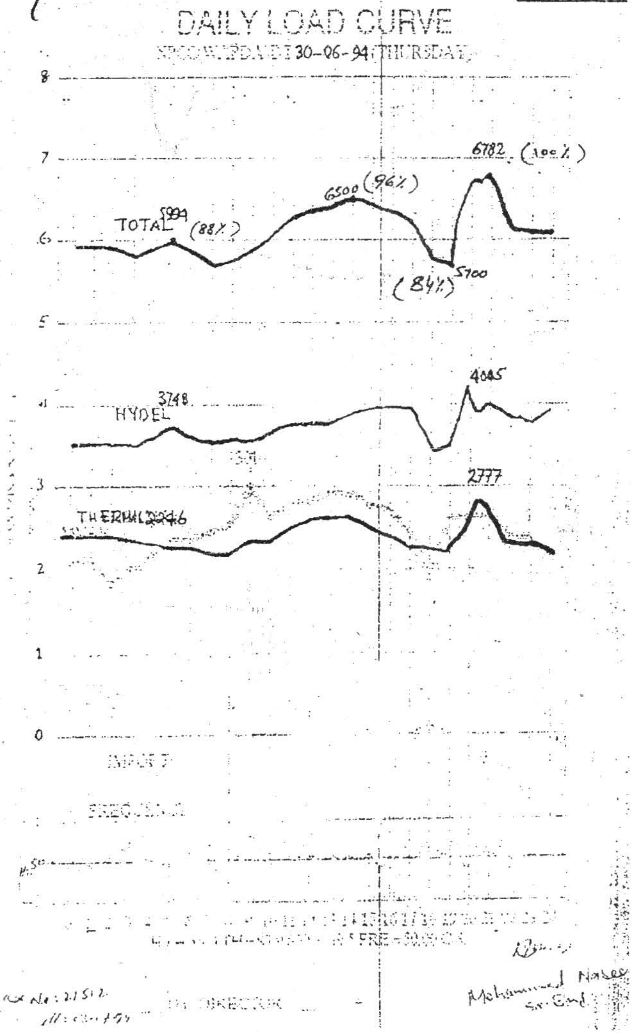

Annexure A/2

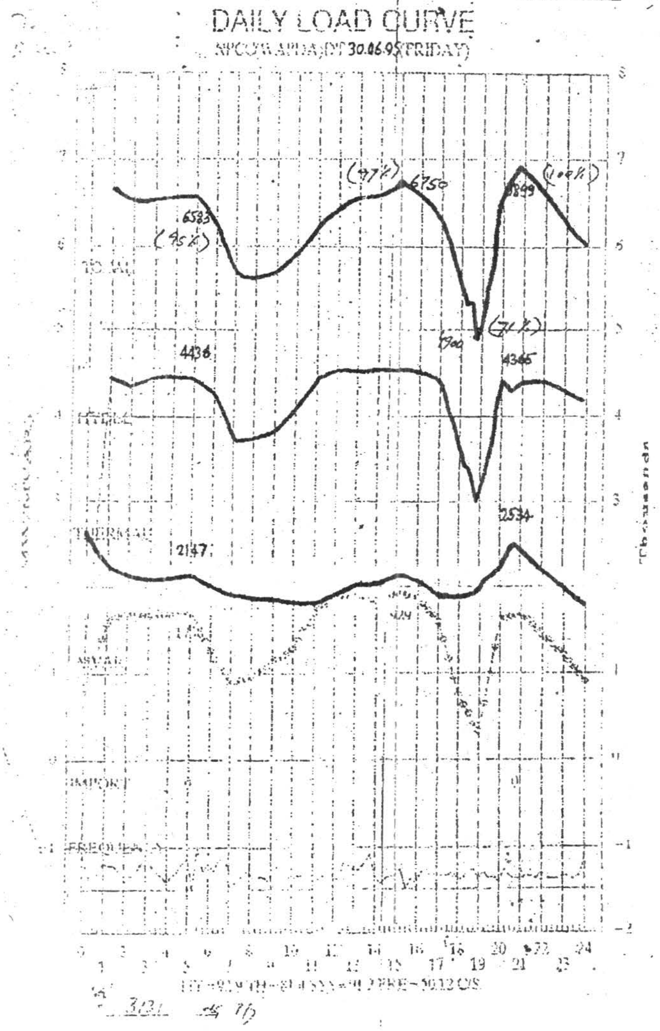

DAILY LOAD CURVE
30.06.95 (FRIDAY)
TOTAL
HYDEL
THERMAL
IMPORT
6583
(95%)
(97%)
6750
6899
(100%)
4900
(71%)
4438
4365
2534
2147

Annexure A/3

DAILY LOAD CURVE

NPCC(WAPDA)DT.30.06.96(SUNDAY)

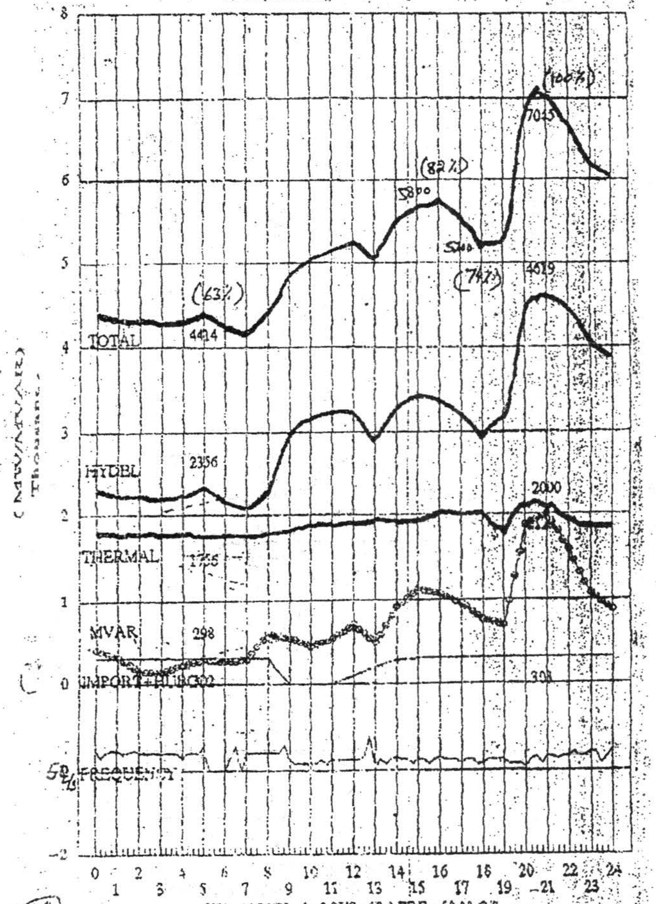

HY = 66.2 %H = 86.8 SYS = 73.2 FRE = 50.08 C/S.

DY. Director

Annexure A/4

DAILY LOAD CURVE

NPCC(WAPDA)DT.30-06-97(MONDAY)

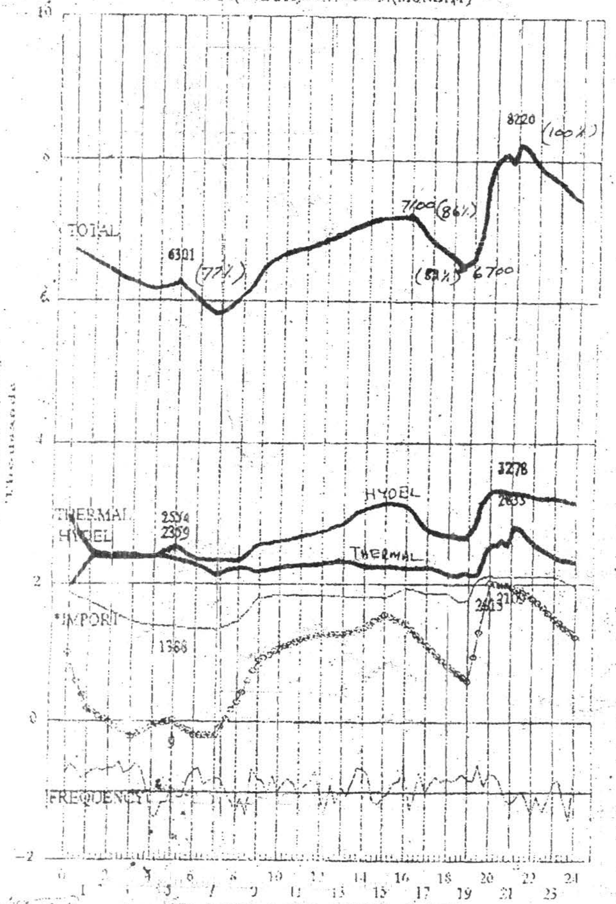

HY=61.8 TH=81.5 SYS=82.7 FRE=49.84 C/S.

DY Director

*IMPORT=KAFCO+HUBCO+KESC

Annexure A/5

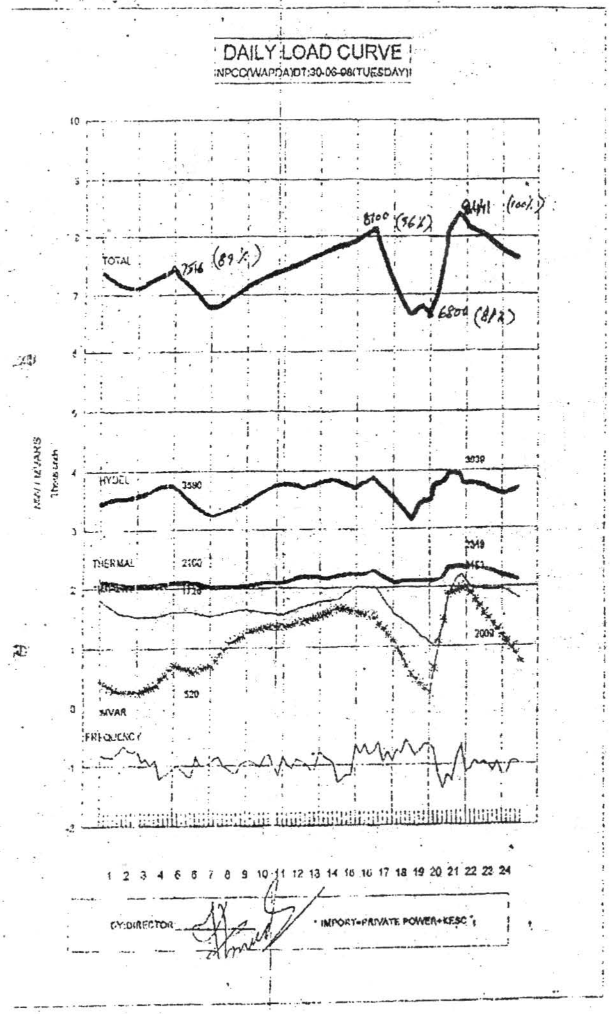
DAILY LOAD CURVE
NPCC(WAPDA)DT:30-06-08(TUESDAY)
TOTAL
7516 (89%)
8100 (96%)
9441 (100%)
6800 (81%)
HYDEL
3590
3939
THERMAL
2100
1728
2009
MVAR
520
FREQUENCY
1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24
DY:DIRECTOR
IMPORT=PRIVATE POWER+KESC

Annexure A/6

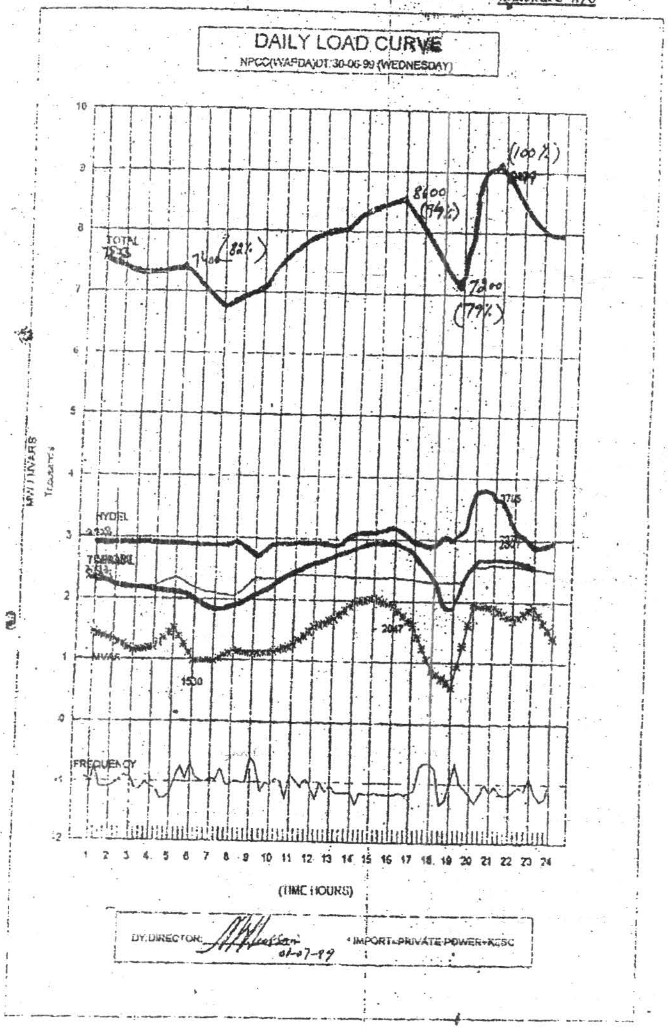
DAILY LOAD CURVE
NPCC(WAPDA)DT:30-06-99 (WEDNESDAY)
TOTAL
HYDEL
THERMAL
MVAR
FREQUENCY
8600 (94%)
7400 (82%)
7200 (79%)
(100%)
1500
2047
(TIME HOURS)
DY.DIRECTOR:
01-07-99
* IMPORT+PRIVATE POWER+KESC

Annexe

Reply (b)

The information pertaining to para (b) in respect of six units installed at Thermal Station Sheikhmanda Quetta is given below:-

Unit	Manufacturer	Installed capacity (MW)	Derated capacity (MW)	Type of fuel used	Date comm'
Steam Unit-1	M/s Delavel USA	7.5	4.5	Coal	Sep. 1964
Steam unit-2	M/s Delavel USA	7.5	4.5	Coal	Sep. 1964
Gas Turbine-3	M/s Fiat Italy	7.1	5	Purified gas, HSD	May 1972
Gas Turbine-4	M/s AEG Germany	12.25	10	Purified gas, HSD	Jan. 1974 (Originally installed at Kotri in 19
Gas Turbine-5	M/s AEG Kanis Germany	25	20	Purified gas, HSD	Jan. 1975
Gas Turbine-6	M/s Mitsubishi Heavy Industry, Japan	35	29	Purified gas, HSD	Nov. 1984
	Total:-	94.35	73		

The total original cost, reproduction cost (new), accumulated depreciated cost and assessed of each unit alongwith the cooling tower is given below as on 30.06.1997:-

(Rs. in Millio

S.No.	Description	Total original cost	Reproduction cost New	Accumulated Dep: cost	Assessed c
1	2	3	4	5	6 = (4-5
	Generation plant and Equipment including Auxiliary Sub-Station, Water Tank, Tube We etc.)				
1.	Unit 1&2	38.851	374.232	-	37
2.	Unit 3	22.067	212.560	159.420	53.
3.	Unit 4	17.197	165.650	114.298	51.
4.	Unit-5	67.948	264.448	174.535	89.
5.	Unit 6	135.159	322.656	125.835	196.
6.	Cooling tower	83.640	150.310	31.565	118.
	Total:-	364.862	1489.856	605.553	547.

Mr. Chairman: No supplementary. Question.No. 32.

32.* Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to the Senate starred question No.98 replied on 23rd February 1999 and state;

(a) whether it is a fact that only 45 out of 85 defective meters of village Musial, WAPDA Sub- division, Chobara, Chowinda No.2, Tehsil Pasroor, District Sialkot have been replaced, if so, the reasons for not replacing the remaining meters, so far;

(b) the action taken/proposed to be taken against the responsible officers/officials of WAPDA for not replacing the said meters within the promised period;

(c) the names of the consumers whose electric meters have not been replaced so far, and

(d) whether it is a fact that the meters replaced so for are old one and defective, if so, the steps proposed to be taken in this regard?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) Yes. All the 85 have been replaced. These meters could not be replaced earlier due to non-availability of meters.

(b) No action is called for as all the 85 meters have been replaced on availability of meters.

(c) Nil.

(d) The meter already are working satisfactorily.

Mr. Chairman: No supplementary. Question No.33.

33.* Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister for Water and Power be pleased to state;

(a) whether it is a fact that a 50KV transformer installed in village Kasaki Khurd, Tehsil and District Abbottabad, is insufficient to meet the requirements of the area, if so, the time by which more transformers will be installed there; and

(b) whether it is also a fact that the electricity being supplied to the said village is of low voltage, if so, the stpes being taken to improve the situation?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) WAPDA is of the view that the 50 KVA transformer installed at Kasaki Khurd is sufficient to meet the requirements of the consumers.

(b) The existing 50 KVA transformer is working properly on three phas es and WAPDA is of the opinion that there is no problem of low voltage in village Kasaki Khurd Tehsil and District Abbottabad.

Mr Chairman: No.supplementary. Question.No.34. Mr. Zahind Khan.

34.* **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state;

(a) the allocation of funds to different zones, circles and divisions of P .W.D. during the last five years; and

(b) the criteria for allocation of funds to different divisions, zones & circles of P.W.D?

Mr. Asghar Ali Shah: (a) The Region-wise allocation of funds under all heads of accounts during last 5 years is placed at Annexure-I.

(b) The Zone-wise budget published in the budget books in distributed by concerned Chief Engineers to Division on prorata basis according

to the scope of work under their jurisdictions.

Annexure-I

(FUNDS ALLOCATED DURING 5 YEARS)

Year	Name of Grant	Rawalpindi/ Islamabad	Peshawar	Lahore	Karachi	Quetta	Total
1994-95	72- Civil Works	296.843	32.791	72.013	169.773	37.654	609.074 (M)
	60- Federal Lodges	7.976	0.461	1.894	2.406	2.161	14.900 (M)
	75- Other Expenditure of Works Division	0	0	0	2.053	0	2.053 (M)
	189- Capital outlay on Civil Works	299.383	19.262	21.929	16.010	39.564	396.148 (M)
	161- Development Expenditure of Works Division	0	0	0.074	0	0	0.074 (M)
1995-96	71- Civil Works	299.937	33.544	73.797	162.909	40.315	610.502 (M)
	73- Federal Lodges	7.886	0.536	2.172	2.525	2.375	15.494 (M)
	74- Other Expenditure of Works Division	0	0	0	2.187	0	2.187 (M)
	184- Capital outlay on Civil Works	215.588	11.912	30.947	31.072	17.298	306.817 (M)
1996-97	73- Civil Works	306.270	34.880	87.529	175.438	33.933	638.050 (M)
	75- Federal Lodges	7.247	0.700	2.583	3.372	2.820	16.722 (M)
	76- Other Expenditure of Works Division	0	0	0	2.187	0	2.187 (M)
	161- Development Expenditure of Works Division	0	0	1.113	0	0	1.113 (M)
	187- Capital outlay on Civil Works	102.043	5.200	9.409	18.039	4.973	139.664 (M)
1997-98	68- Civil Works	336.382	37.417	93.213	184.491	34.097	685.600 (M)
	70- Federal Lodges	8.978	0.719	2.564	2.941	2.573	17.775 (M)
	71- Other Expenditure of Works Division	0	0	0	2.319	0	2.319 (M)
	143- Development Expenditure of Works Division	0	0	0.782	0	0	0.782 (M)
	165- Capital outlay on Civil Works	54.401	13.735	18.513	51.856	6.761	145.266 (M)
1998-99	58- Civil Works	306.280	35.891	78.208	142.872	31.497	594.748 (M)
	60- Federal Lodges	8.017	0.664	2.279	2.989	2.719	16.668 (M)
	165- Capital Outlay on Civil Works	78.732	35.490	57.127	29.548	4.193	205.090 (M)

جناب چیئرمین : آپ کو کہہ تھا کہ ان کو ۲ سوال کی اجازت دیتا ہوں۔ آپ بھی ۲ سوال پوچھیں۔ جی فرمائیے۔

جناب گوہر ایوب خان : جناب چیئرمین! I will collect this information. جو واقعات انہوں نے بتا دیئے ہیں۔ power restore ہوگئی ہے۔ کیس رجسٹر ہوا ہے یا کیا action لیا گیا ہے، میں معلوم کرکے ایوان کو بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین : زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان : منسٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ اتنا بڑا مسئلہ وہاں پر ہوا ہے کہ ۲ مہینے سے ایک گاؤں کو بجلی سپلائی نہیں ہو رہی تھی۔ اس کی وجہ سے عوام تنگ تھے۔ انہوں نے کہا کہ مقامی انتظامیہ کی help سے ہم نے یہ کیا ہے۔ کیا انہوں نے آپ کو یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے ان کی کیا help کی ہے۔ انہوں نے اگر کیس رجسٹر کیا ہے تو کس ایکٹ کے تحت رجسٹر کیا ہے۔ ان کو گرفتار کیوں نہیں کیا گیا ہے؟ وجہ کیا ہے؟ کیوں غفلت کر رہے ہیں؟ اتنی بڑی تخریب کاری اگر ہوتی ہے اور پورے علاقے کو اندھیرے میں ڈبو دیا جاتا ہے تو آپ کو اطلاع کیوں نہیں دی جاتی؟ میں اس لئے منسٹر صاحب کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں نے اس مسئلے میں ۴ دفعہ چیف انجنیئر واپڈا پشاور کے آفس میں فون کیا۔ میں نے ان سے یہ مسئلہ discuss کرنا تھا مگر مجھے ہمیشہ کہا گیا کہ وہ موجود نہیں ہے۔ جب میں نے ان کو اپنا نمبر دیا کہ جب وہ آئے تو مجھے response کریں تو اس نے مجھے response نہیں کیا۔ آپ بتائیں کہ جس طرح بشیر مٹہ نے بات کی ہے کہ فوج تو عوام کی سہولت کے لئے گئی ہے۔ اگر عوام کو سہولت مہیا نہیں کر رہے ہیں تو کیا فائدہ ہے۔ کیس رجسٹر ہوا ہے۔ ۲ مہینے ہو گئے ہیں اور ابھی تک پولیس بندوں کو پکڑ نہیں رہی ہے۔ یہ میرا علاقہ ہے۔ پھر ہم کورٹ میں چلے گئے ہیں۔ آپ نے پرچہ بھی غلط درج کروایا ہے کیونکہ جس آدمی نے بجلی کاٹی ہے وہ بہت با اثر ہے۔ ہمارے صوبے کا جو چیئرمین ہے اس نے ہمیں اطلاع بھی نہیں دی۔ میں نے ۴ دفعہ اس کو فون کیا ہے۔ کیا آپ اس کے خلاف ایکشن لیں گے یا نہیں لیں گے؟ یہ غفلت کیوں کی گئی ہے۔ آپ ہاؤس کو ذرا بتا دیں۔

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین! اس کی انفارمیشن سرکاری طور پر میرے دفتر میں نہیں آئی ہے۔ معزز سینیٹر زاہد خان صاحب اگر مجھے بتا دیں تو I could have solved it much earlier. جو انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے ۴ دفعہ چیف انجینئر پشاور کو contact کیا ہے مگر ان کی بات نہیں ہوئی ہے۔ I will pass instructions to the Chief Executive. اگر کوئی معزز سینیٹر یا MNA ان کو call کرتے ہیں تو they must call back. This is the courtesy in department. جو unfortunately آج کل پاکستان میں نہیں چلتی۔

Mr. Chairman: Any other question? No question. O.K. Next question is 36, Hussain Shah Rashdi Sahib.

36.* Mr. Hussain Shah Rashdi: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to refer to Senate starred question No.79 replied on 28-8-1998 and state;

(a) the present position of the scheme of supply of natural gas to village Gari Kapura, Teh, District Mardan; and

(b) the amount, if any, allocated for this scheme in the current Budget?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) Due to financial constraints gas supply to village Gari Kapura is not envisaged by the company in near future.

(b) No amount has been allocated for the scheme in the current budget.

جناب محمد زاہد خان۔ جناب والا! میں نے سوال کیا تھا کہ گاؤں احمد گی کی سپلائی بند کی گئی تھی تو جواب دیا گیا ہے کہ تخریب کاروں نے اس کو بند کیا تھا۔ تخریب کاروں کے خلاف کیا کوئی کیس رجسٹر ہوا ہے؟ وہ گرفتار ہوئے ہیں یا نہیں اور جو کیس رجسٹر ہوا ہے

وہ anti terrorist act کے تحت ہے کہ نہیں اور اگر نہیں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

Mr. Chairman: Supplementary question?

جنابحسین شاہ راشدی: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھوں گا کہ اس میں جواب آیا ہے کہ

due to financial constraints, gas supply to village Gari Kapura is not envisaged by the company in near future.

میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا سکیم ابھی موجود ہے یا سکیم بھی سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ اس پر کتنی رقم خرچ آرہی ہے جو حکومت دستیاب نہیں کر پا رہی۔

Mr. Chairman: On behalf of the Minister for Petroleum.

راجہ نادر پرویز خان: جناب چیئرمین! اس مالی سال میں یہ سکیم نہیں ہے۔ اس پر جو خرچہ ہے وہ Rs. 11.8 billion ہے۔

جناب چیئرمین: اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں پھر اپنے اس فقرے کو دہراؤں گا کہ وزارت کی طرف سے پٹرولیم اور قدرتی وسائل کے سوالات کے جوابات اس لئے دلچسپ ہوتے ہیں کیونکہ وزیر صاحب خود تشریف نہیں لاتے۔ یعنی ہر جواب یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ مالی مشکلات کے پیش نظر یہ کام نہیں ہو رہا ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ ہمارے صوبے میں اور پشتونخواہ صوبے میں جب کہیں پر گیس سپلائی کی بات کی جاتی ہے تو جواب شروع ہی یہاں سے ہوتا ہے کہ مالی مشکلات کے پیش نظر مستقبل قریب میں کمپنی کی جانب سے موضع گڑھی کپورہ کو گیس فراہم کرنے کا کوئی منصوبہ تیار نہیں کیا گیا۔ میرا وزیر موصوف سے سوال یہ ہے کہ کیا وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل کے کسی اور صوبے میں کہیں پر ڈویلپمنٹ کے کام بھی ہو رہے ہیں؟ ہمارے صوبوں کا جو بھی سوال ہوتا ہے تو اس کا جواب شروع ہی مالی مشکلات سے ہوتا ہے۔ کیا کہیں پر بھی کوئی کام ہو رہا ہے؟

Mr. Chairman: On behalf of the Minister for Petroleum.

راجہ نادر پرویز خان: جناب چیئرمین! ۲' ۲ جگہوں پر کام ہو رہے ہیں۔ ایک annual budget کے مطابق منسٹری آف پٹرولیم کے پاس جو پروگرام ہے' اس کے مطابق on the directive of the Prime Minister, sir, چاروں صوبوں میں کام ہو رہے ہیں۔ دوسرا and seeing the budget available to کرتے ہیں recommend معزز ممبر cases تیسرے جو expansion work in the cities and ویسے۔ کرتے ہیں یہ those people of that area, sir adjacent towns کا سلسلہ لگا تار جاری رہتا ہے۔ I can assure کہ اگر یہ figures چاہتے ہیں کہ ہر سال ہم نے کتنے نئے connections دیئے تو میں provide کرنے کے لئے تیار ہوں۔

Mr. Chairman: Zahid Khan Sahib.

جناب محمد زاہد خان۔ جناب چیئرمین صاحب! وزیر پٹرولیم صاحب تو نہیں ہیں لیکن میں آپ کے knowledge میں لانا چاہتا ہوں اور جس طرح عاقل شاہ صاحب نے کہا' درحقیقت ہمارے ساتھ یہی ہو رہا ہے۔ جناب! میں پچھلے ایک سال سے مینگورہ اور بٹ خیلہ کے لئے سوال کر رہا ہوں کہ وہاں آپ نے 1992 میں سوئی گیس کی منظوری دی تھی۔ آپ نے رائے ونڈ محل کے لئے ۹۵ میں منظوری دی ہے۔ وہاں آپ کے مالی حالات ٹھیک رہے اور آپ نے ۱۲ کروڑ لگا کر گیس سپلائی کی اور پھر on the floor of the House میرے ساتھ اس وقت کے وزیر پٹرولیم نے وعدہ کیا کہ تمہارا شکوہ ہم اس سال ختم کر دیں گے اور مینگورہ میں گیس سپلائی کے لئے کام شروع کر دیں گے۔ مجھے وزیر صاحب بتائیں کہ اس کے لئے بجٹ دیا گیا ہے اور کام شروع کر نا ہے کہ نہیں کر نا ہے اور اگر نہیں کرنا ہے تو پھر یہی بات صحیح ہو گی جو عاقل شاہ صاحب کہتے ہیں کہ آپ صرف اور صرف پنجاب میں کام کرتے ہیں۔ آپ چھوٹے صوبوں کو ignore کر رہے ہیں' یا تو اس کو آپ realize کریں کہ ہاں ہم کر رہے ہیں یا آپ بتائیں کہ وہاں ابھی تک کیوں کام شروع نہیں کیا گیا' وجوہات بتائیں۔ اگر آپ کے مالی حالات کمزور ہیں تو پھر رائے ونڈ کے لئے آپ کے پاس کہاں سے پیسہ آیا کہ رائے ونڈ محل کے لئے دیدیا لیکن جس کی ۹۲ میں منظوری دی گئی' جہاں عوام جنگل کاٹ رہے ہیں' وہاں پر environment والا مسئلہ بڑھتا جا رہا ہے تو اس کے لئے آپ نے کیوں پیسہ نہیں دیا یا کیوں نہیں دے رہے؟

Mr. Chairman: Minister on behalf of the Minister for Petroleum.

راجہ نادر پرویزخان۔ جناب! محل تو بہت جگہوں پر بنے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں بھی ہیں' پاکستان سے باہر بھی ہیں---

(interruption)

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب! وزارت پٹرولیم ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق چلتی ہے اور ہماری کوشش ہوتی ہے کہ جہاں پراجیکٹس approve ہو گئے ہیں' جن کی cost, financial allocation available ہو' پیسہ allocate کیا جا چکا ہو' اسے پہلے کریں۔ وزارت اپنی طرف سے تو نہیں خرچ کرتی۔ سالانہ ترقیاتی بجٹ جو financial year میں بنتا ہے اس کے مطابق یہ پروگرام بنتا ہے۔ انہوں نے ۹۲ کا کہا' sir, I have no information of 1992. انہوں نے کہا کہ اس areaمیں سوئی گیس لگنی تھی تو the Minister for Petroleum can answer that but I can get back with the fresh question

کہ کب وہاں لگے گی اور یہ پراجیکٹ کس stage پر ہے

because at this time I don't have the exact information.

Mr. Chairman: Haji Javed Iqbal Sahib.

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت پاکستان کی یہ پالیسی ہے کہ جن علاقوں سے main line گزرتی ہے ان کے نزدیک تقریباً ایک کلو میٹر یا آدھ کلو میٹر کے فاصلے پر جو بھی آبادیاں ہو ں گی انہیں گیس دیں گے۔ NA-12 میں ' شاہ مقصود ' سرائے سالہ' بلٹیر ' چمبہ ' خولیاں اور اسی طرح بانڈھا سرخان' ملکہ رجوئیا' بانڈیا' کئی خان اور حویلیاں گاؤں کے گرد و نواح کے علاقوں سے تقریباً آدھے کلو میٹر یا دوسو گز کے فاصلے پر سوئی گیس کی main line گزر رہی ہے۔ پچھلی دفعہ چوہدری نثار صاحب سے میں نے سوال کیا تھا اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ آئندہ مالی سال میں یہ کام ہوگا۔ آیا نادر پرویز صاحب یہ بتائیں گے کہ حکومت کی پالیسی کے تحت جن آبادیوں کے نزدیک سے main line گزر تی ہے اور بالخصوص NA-12 کو اس سال سوئی گیس اور بجلی کب ملے گی اور سوئی گیس دینے کا

کوئی ارادہ ہے یا کام شروع کرنے کا کوئی ارادہ ہے یا نہیں؟

Mr. Chairman: Minister on behalf of the Minister for Petroleum.

Raja Nadir Pervaz Khan: Sir, there is a definite criterion

جس کے مطابق کسی علاقے میں سوئی گیس کنکشن دینے کے لئے feasibility تیار کی جاتی ہے۔
جناب! پنجاب میں per consumer کمپنی کی جو cost آتی ہے that should be Rs. 20,000/-.
سندھ میں بھی per consumer جو cost آتی ہے that should be Rs.20,000/-.
NWFP میں چونکہ دور دراز علاقے ہیں تو چالیس ہزار تک رکھا گیا ہے اور بلوچستان میں ایک لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے۔ Sir, this is the criterion. اگر اس criterion سے خرچ زیادہ ہوگا تو naturally that project will not be taken up.

سید مسعود کوثر۔ جناب میرے خیال میں یہ خود تو متعلقہ منسٹر نہیں ہیں اور اپنی طرف سے یہ پوری information دینے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن بات ایسی نہیں ہے۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ بعض علاقوں کو ایک طرح سے نہیں بلکہ ان کو دو طرح سے نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ جب آپ فرنٹیئر کا کوٹہ دیتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ یہ جو criterion آپ نے رکھا ہے یہ بھی follow نہیں کیا جا رہا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب فرنٹیئر میں گیس آ بھی جاتی ہے تو اس میں بھی خاص اور مخصوص علاقے ہیں جہاں پر development concentrate کر رہی ہے، جس طرح لاہور میں concentrate کر رہی ہے اور پنجاب کے بعض حصے ignore کئے جا رہے ہیں اسی طرح فرنٹیئر میں بھی یہ بات ہے۔ بات یہ ہے کہ جو علاقے زیادہ influential ہوتے ہیں وہاں پر تو development اور تیز ہوتی جا رہی ہے۔ میں کوہاٹ کی بات کرتا ہوں، آپ پچھلے پانچ سالوں کی تفصیل ہمیں بتا دیں۔ کوہاٹ میں باوجود اس کے کہ گیس شہر میں آئی ہوئی ہے لیکن اس میں سے میرے خیال میں کچھ پشاور میں رک جاتی ہے، half a dozen or dozen نئے کنکشن کوہاٹ میں دیئے گئے ہیں۔ اب آپ پشاور میں ایک دوسری لائن لگا رہے ہیں جس پر کہ میرے خیال میں کروڑوں اور اربوں روپیہ خرچ ہو گا، بہت بڑی لائن ہے لیکن آپ یہ نہیں سوچتے کہ اور علاقے بھی فرنٹیئر میں ہیں جن پر آپ نے توجہ دینی ہے۔ اس لئے میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ آپ برائے مہربانی ان علاقوں پر بھی غور کریں اور کوہاٹ کی جو

صورتحال ہے کہ وہاں آج کل container میں جو liquid gas مل رہی ہے اس کی قیمتیں بھی بے تحاشا بڑھ گئی ہیں اور اس کی quantity بھی کم ہے۔ برائے مہربانی آپ صرف بڑے بڑے شہروں کی طرف ہی نہ دیکھا کریں، چھوٹے شہروں کی طرف بھی دیکھا کریں۔ ملک کے مسائل اس لئے بڑھ رہے ہیں کہ چھوٹے شہروں اور دیہاتوں سے لوگ بڑے شہروں کی طرف اس لئے آ رہے ہیں کہ آپ توجہ صرف بڑے شہروں کو دیتے ہیں اور آج کل یہ بڑا serious problem بنا ہوا ہے۔ آپ اپنی پالیسی کو اتنا محدود نہ رکھیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ گوہر ایوب صاحب کی طرح اور وزیروں کو بھی چاہیئے کہ بجائے اس کے کہ اپنی غلط پالیسیوں کو اس ہاؤس میں defend کریں، اگر کوئی اچھی suggestion آ جائے تو اسے accept کریں، اس سے آپ کو بھی فائدہ ہو گا اور اس ملک کو بھی فائدہ ہو گا۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Minister on behalf of Minister for Petroleum.

راجہ نادر پرویز خان ۔ جناب ! حکومت کی طرف سے کسی قسم کی discrimination کسی area کے لئے نہیں ہے۔ دوسری چیز کہ اگر مسعود کوثر صاحب اچھی suggestion دیتے ہیں تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو ہم consider کریں گے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے ۔ He belongs to Kohat, he should know کہ اس ماہ یا چھ ماہ میں کتنے connections دیئے گئے ہیں۔ ہماری گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ we want to uplift the rural area to bring it at par with the big towns and the cities, we are doing it sir. کوئی بھی منسٹری آپ دیکھ لیں ہر جگہ یہی کام ہو رہا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ میجر مختار صاحب۔

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan: Thank you sir, Minister's answers are appreciated sir, but he should not give a statement like this کہ extension کا کام ہو رہا ہے، it is incorrect, he may have given this in writing but this is totally incorrect. For the last two years, two and a half year ہم اس پہ بات کر رہے ہیں کہ آپ نے بعض areas میں، municipalities میں آپ نے گیس دی ہے اور آدھے کو دی اور آدھے کو نہیں دی ہے۔ Now this is a question of extension there, -

extension is nowhere in sight. جیسے مسعود کوثر صاحب نے کہا ہے کہ پائپ لائن دی ہے '
اب چارسدہ کے through پشاور میں بچھا رہے ہیں۔ اس پائپ لائن کی ایک side پر بھی گیس
ہے اور پائپ لائن کی دوسری side پر بھی گیس ہے' بیچ میں unicipalities میں گیس ہے ہی
نہیں ۔ ہم انہیں بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے جن areas میں دی ہے کم از کم اس کو تو
پورا کریں but they don't seem to be coming. اب منسٹر صاحب تو effort کرتے ہیں but I
am sorry to say that ان کے جو سیکریٹری صاحب ہیں he should have been a
politician rather than a bureaucrat, I may think you have done better in that field.
وعدے کرتے ہیں ۔ ہم دو سالوں سے کہہ رہے ہیں کہ میونسپل area کو آپ دے دیں جو کہ
نہیں دیا' they say nothing is happening اس کا انہوں نے survey کر لیا ہے ' سب کچھ
کر لیا ہے but nobody seems to be giving any order to do anything. Would you
kindly say something about this, since he has taken upon himself to answer
these questions.

Mr. Chairman: Minister on behalf of the Minister for Petroleum.

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, I will first answer, this is a very valid point raised by the honourable member
کہ جہاں projects چل رہے ہیں یا who come near the Sui gas جو main pipeline وہاں
سے گزرتی ہے ان کو preference دی جائے I will take up with the Ministry, I will
pass sentiment to them.

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ Any other question, جناب عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ۔ جناب! منسٹر صاحب نے جو اس سے پہلے جواب دیئے وہ میں ان سے
expectنہیں کرتا تھا۔ He seems to be very upright person. مگر زاہد خان صاحب نے سوال
پوچھا کہ یہ بتائیں کہ چھوٹے صوبوں میں گیس کیوں نہیں مل رہی۔ اور جواب یہ آتا ہے کہ پیسے
نہیں ہیں ہمارے پاس ۔ تو یہ پوچھا گیا کہ اگر ان کے لئے پیسے نہیں ہیں تو رائے ونڈ کے محل
کے لئے پیسے کہاں سے آئے۔ تو جواب آیا کہ اور بھی بہت سارے محل ہیں ۔

اب بات یہ ہے کہ یہ پوچھا گیا کہ دیہاتوں میں گیس پہنچانے کی کیا figure ہے تو جواب دیا گیا کہ بلوچستان میں اتنا ہے ' پنجاب میں اتنا ہے ' سندھ میں اتنا ہے ' پختونخواہ میں اتنا ہے - یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ۔پختونخواہ کے صوبے سے بجلی 18 پیسے فی یونٹ خرید کر چار روپے اور چھ روپے میں فروخت کی جاتی ہے' یہ تو کوئی طریقہ نہ ہوا ۔ ایک پالیسی یہ تھی کہ جنگلات کے جو علاقے ہیں' جیسے گلیات ہے' یہاں پر گیس دیں تاکہ لوگ لکڑی نہ کاٹیں یا ان کو subsidised rate پر گیس دی جائے یعنی سلینڈر گیس' وہاں نیچرل گیس تو موجود ہی نہیں ہے اور سلینڈر گیس آپ کو ڈھونڈنے سے ہی ملے گی ۔ اگر اس قسم کی کوئی پالیسی حکومت کے پاس ہے تو وہ بتائے بجائے اس کے کہ یہ extension ہو رہی ہے ' پائپ بچھائے جا رہے ہیں' یہ ہو رہا ہے ' یہ ہوگا۔ جناب ! یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ آیا ان کے پاس کوئی پالیسی ہے جس کے تحت آئندہ سال کے بجٹ میں یہ کس کس علاقے کو گیس دیں گے ۔ مسعود کوثر صاحب نے کہا کہ وہاں بڑا واویلا مچا ہوا ہے کہ پہاڑوں سے گیس نکل رہی ہے ۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے ۔

سید عاقل شاہ : سوال یہ ہے کہ ہمیں یہ بتایا جائے کہ گیس distribution کے لئے ان کے پاس کوئی پالیسی بھی ہے کہ نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین: کوئی پالیسی ہے کہ نہیں ہے ۔

راجہ نادر پرویز خان: جناب! ہماری حکومت ایک پالیسی کے تحت چلتی ہے ۔ سوئی سدرن کا مسئلہ تھا وہ ایک علیحدہ چیز ہے ۔ Sui Southern is a Private Ltd. Company. اس کے ساتھ کتنے پرابلم ہیں ۔ میں نے ان سے پہلے کہا کہ ہم ایک پالیسی کے تحت چل رہے ہیں اور if he asks a specific question کہ کس ایریا میں کتنی extension ہوئی we can answer after that.

Mr. Chairman: Next question No. 37. Anwar Khan Durrani. On his behlaf . Answer taken as read. Supplementary question. Yes. Haji Javaid Iqbal Abbasi.

37.* Mr. Muhammad Anwar Khan Durrani: Will the Minister for Water and Power be pleased to state;

(a) whether it is a fact that two 50 KV transformers installed at village Rambri, Tehsil Shakrgarh, District Norowal are insufficient to meet the requirement of the consumers of the said village; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to replace these transformers by high power transformers, if so, when?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) No, it is not a fact.

(b) At present there is no need to replace the existing transformer with the higher capacity transfomers as the existing transformers are sufficient to meet the requirement of the consumers.

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں ٹرانسفارمر کی بات کی گئی اور جواب میں کہا گیا کہ موجودہ ٹرانسفارمر اس علاقے کے لئے کافی ہے۔ اس سے پہلے بھی جناب! آپ کو معلوم ہے یہاں وزیر پانی و بجلی جناب گوہر ایوب خان بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے یہ کہا تھا اور اکثر ممبران نے یہ کہا کہ اس وقت NWFP میں ایک بریگیڈیئر صاحب بیٹھے ہیں یا ضلع میں کوئی کرنل صاحب ہیں۔ جناب! وہاں ٹرانسفارمر کی اتنی مشکلات ہیں کہ 25KV یا 50KV یا 100KV کے ٹرانسفارمر جو گاؤں میں جل جاتے ہیں، تین تین مہینے ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اگر واپڈا والوں سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ فوج والوں سے بات کریں۔

جناب! میں نے خود کئی بار پشاور بریگیڈیئر صاحب کو فون کیا ہے۔ وہاں سے جواب تک نہیں آیا۔ تو میں نے پچھلی دفعہ بھی یہ سوال کیا تھا گوہر ایوب خان صاحب سے کہ آیا آپ مہربانی کر کے ایسا کوئی طریقہ کار وضع کر سکتے ہیں کہ ہر ضلع میں یا ہر ڈویژن میں فالتو ٹرانسفارمرز رکھے جائیں تاکہ اگر کوئی ٹرانسفارمر جل جائے تو وہ فوراً ہی تبدیل کیا جا سکے۔ یہ مہربانی کر کے

واضح اعلان کریں تاکہ پشاور یا کہیں اور کسی سے رابطہ کرنے کی بجائے متعلقہ ایکسین سے ہی معاملہ حل ہو جائے ۔ پہلے ایک طریقہ کار تھا گو کہ بجلی چوری ہو رہی تھی، جو کچھ ہو رہا تھا لیکن لوگوں کی مشکلات کا ازالہ فوری طور پر ہو جاتا تھا۔ اب کوئی ازالہ نہیں ہو رہا اور دن بدن مشکلات بڑھ رہی ہیں ۔

آیا وزیر صاحب یہاں واضح اعلان کریں گے کہ یہ ٹرانسفارمر جہاں اور جس علاقے میں ضرورت پڑے کم از کم ایک ہفتے کے اندر یا پندرہ دن کے اندر اندر مل جائیں گے ۔ جناب! خاص کر پچھلی گرمیوں میں لوگوں کو اتنی مشکلات اٹھانی پڑی ہیں ۔ لوگوں کا اتنا برا حشر ہوا ۔ یہ ایوان بالا میں بیٹھے ہیں، انہوں نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا کہ مشکلات نہیں ہوں گی ۔ جناب! ہر جگہ مشکلات ابھی بھی ہیں بالخصوص ، ضلع ایبٹ آباد، ہری پور اور مانسہرہ میں اتنی مشکلات ہیں کہ لوگ تین تین مہینے اور چار چار مہینے ایک ٹرانسفارمر کے لئے دوڑتے رہتے ہیں ۔ یہ واضح اعلان کریں ۔ مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین: Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان: جناب والا! عباسی صاحب درست فرماتے ہیں کہ دیہاتی علاقوں میں ٹرانسفارمر کی بڑی مشکلات ہیں ۔ خصوصاً جو بڑے شہروں کے پہاڑی علاقوں میں یا ریگستانی علاقوں میں دیہات ہیں وہاں اگر ٹرانسفارمر جل جاتا ہے یا خراب ہوتا ہے تو ایک register maintain کیا ہوا ہے priority پر، اس کے مطابق پھر ٹرانسفارمر دیتے ہیں ۔ کیونکہ واپڈا کے پاس فنڈز نہیں تھے اپنے سٹور میں رکھنے کے لئے۔ اب میں آپ کو صوبہ سرحد کا کہہ سکتا ہوں کہ وہاں سٹور میں کوئی ٹرانسفارمر نہیں ۔ یہ بجٹ ابھی آیا ہے تو اس بجٹ سے ہم یہ ٹرانسفارمز rural electrification programme کے تحت لینے کی کوشش کریں گے ۔ میں عباسی صاحب سے بالکل agree کرتا ہوں کہ ڈویژنل یا ضلعی لیول پر سٹور ہونا چاہیئے کیونکہ ٹرانسفارمر کو آپ بٹگرام سے اتاریں، پہلے تو آپ پہاڑی علاقے سے اتاریں ۔ کچھ پہاڑ ایسے ہیں جہاں سڑک بھی نہیں ہے ، اب آپ خود ہی اندازہ کریں کہ اس کو کھمبے سے اتاریں ، پھر اس پہاڑی علاقے سے نیچے لے کر آنا ، پھر اس کو ویگن میں ڈال کر پشاور لے جانا ، خرچہ اور اس پر وقت کتنا لگے گا ۔ اس چیز کو درست کرتے ہیں ۔ I am aware of it کیونکہ میرا علاقہ پہاڑی ہے اور وہاں روزانہ لوگوں کو یہی

تکلیف ہوتی ہے ۔ ہم ہیں اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے ۔ انشاء اللہ موجودہ 2000-1999ء کے بجٹ میں پیسے رکھے جا رہے ہیں ۔ Hopefully اب یہ بہتر ہو جائیگا ۔

جناب چیئرمین۔ مسعود کوثر صاحب ۔

سید مسعود کوثر ۔ جناب! میں وزیر موصوف کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ میں خود تو کوئی الیکٹریکل انجنیئر نہیں ہوں ، لیکن مجھے یوں لگتا ہے کہ عام طور پر زیادہ ٹرانسفارمر اس لئے جل جاتے ہیں کہ جتنا لوڈ وہ برداشت کرسکتے ہیں اس سے زیادہ لوڈ ان پر پڑ جاتا ہے ۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کیوں نہیں یہ واپڈا والے باقاعدگی سے ایک maintenance کا سلسلہ شروع کرتے تاکہ وہ ٹرانسفارمرز جن پر متواتر زیادہ لوڈ رہتا ہے' ان کو replace کردیں تاکہ اس کو جلنے سے بچایا جائے ۔ یہاں عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ جو ٹرانسفارمر جل جاتا ہے اس کو پھر replace کیا جاتا ہے ۔ یہ تو اکثر دور دراز علاقوں کی بات کر رہے ہیں ۔ میں تو کوہاٹ شہر اور کینٹ کی بات کر رہا ہوں۔ وہاں پر بھی low voltage ہے اور %85 ٹرانسفارمرز اتنا لوڈ برداشت نہیں کر سکتے جتنا کہ لوڈ ان پر پڑا ہوا ہے ۔ کیا وزیر صاحب اس سلسلے میں کوئی ایسی سکیم شروع کریں گے کہ جو پہلے ہی ایسے ٹرانسفارمرز ہیں' جن پر لوڈ زیادہ ہے' ان کو replace کرکے وہاں بڑے ٹرانسفارمر لگائے جائیں تاکہ وہ لوڈ برداشت کرسکیں ۔ اس طریقے سے واپڈا کو بھی نقصان نہیں ہوگا اور لوگوں کو اپنی جگہ سہولت بھی رہے گی ۔

جناب چیئرمین۔ وزیر پانی و بجلی ۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین ! سینیٹر کوثر صاحب درست فرماتے ہیں ۔ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے سٹور میں ٹرانسفارمرز نہیں ہیں ۔ ٹرانسفارمرز تین چار وجوہات کی بنا پر جل جاتے ہیں ۔ Overloading جیسے انہوں نے فرمایا ' دوسرا یہ کہ بجلی بھی بڑھ جاتی ہے ' تیسرا ہے mal functioning. اگر ٹھیک طرح سے maintenance نہ ہو' جیسے تیل نکل گیا ' چوتھا یہ کہ کئی دفعہ درختوں سے تاریں ٹکراجاتی ہیں ۔ ٹہنیاں تاروں کے ساتھ لگتی ہیں ۔ ان سے بھی ٹرانسفارمر جل جاتے ہیں ۔ ایک دفعہ ایسا واقعہ امریکہ میں ہوا۔ ان کا گرڈ بند ہوگیا تھا ۔انہوں نے سب چیک کیا کہ یہ کیا ہوگیا ہے ۔ آخرکار پتہ چلا کہ درختوں کی ٹہنیاں لگیں اور وہ اڑ گیا اور تمام بلیک آؤٹ ہوگیا ۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ باقاعدگی سے ان کی دیکھ بھال ہونی

چاہیئے۔ جو پرانا ہوگیا اس کو replace کرنا چاہیئے - میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ واپڈا والے پرانے ٹرانسفارمر اتار کر ڈمپ میں پھینک دیتے ہیں - اس سے چور ٹھیک ٹھاک encourage ہو جاتے ہیں کہ اس کے کوائز نکالے ' ڈمپ سے خریدتے ہیں یا وہاں سے نکال کر کھلی بولی میں بازار میں بیچ دیتے ہیں - یہ چیزیں چل رہی ہیں - .We are trying to improve it جناب ! لوگوں کو تکلیف ہے اور بہت تکلیف ہے -

جناب چیئرمین۔ زاہد خان -

جناب محمد زاہد خان - جناب! میں معزز وزیر سے معذرت کے ساتھ ایک ایسا واقعہ بیان کرتا ہوں جو میں پہلے بھی وزیر صاحب کے علم میں لایا تھا۔ آرمی کے آنے سے پہلے واپڈا میں ' میں نے پشاور میں کوشش کی تھی کہ میرے بعض گاؤں میں ٹرانسفارمرز یا تو چھوٹے تھے یا کام نہیں کر رہے تھے تو اس کے لئے کوشش کرکے کچھ کی منظوری کروائی تھی - جناب! میرے ضلع کا ایک گاؤں منجلئے نام کا ہے' وزیر صاحب کے یہ علم میں ہے ' اس کے لئے ٹرانسفارمر منظور کروایا - گاؤں والے سے کہا - وہ نوشہرہ سے لائے - جب یہ تیمرگرہ پہنچایا تو انہوں نے سٹور میں رکھا اور کہا کہ کاغذی کارروائی مکمل کرکے لگا دیں گے لیکن وہ وہاں سے غائب ہوگیا مل نہیں رہا تھا - پھر انہوں نے مجھے .S.E سے بات کرنے کو کہا - میں نے ان سے بات کی لیکن آج تک وہ ٹرانسفارمر نہیں لگا - میں یہ بات دو دفعہ وزیر صاحب کے علم میں لا چکا ہوں لیکن آج تک انہوں نے اس گاؤں کا وہ منظور شدہ ٹرانسفارمر نہ لگایا ہے اور نہ پتہ چل رہا ہے کہ کہاں ہے - جبکہ لوگ خود اپنا کرایہ دے کر اسے نوشہرہ سے لے کر آئے تھے - جناب وزیر صاحب اس پر توجہ دیں اور ان سے پوچھیں کہ آپ کا حکم نہ ماننے کی وجہ کیا ہے ؟ اگر نہیں مانتے تو ان کے خلاف ایکشن لینا چاہیئے کہ اس گاؤں کو کیوں ٹرانسفارمر نہیں ملا ؟

جناب چیئرمین۔ وزیر برائے پانی و بجلی -

جناب گوہر ایوب خان، جناب چیئرمین! معزز سینیٹر زاہد خان صاحب فرما رہے ہیں کہ دو دفعہ مجھے کہا' انہوں نے دو دفعہ نہیں بلکہ تین دفعہ کہا ہے - I have passed on this message and 'Insha Allah', I will get on to this Chief Executive in Peshawar اور اس کو درست کریں گے - یہ basically transformers کی دقت ہے - ایک پرابلم آیا ہوا تھا اور

اس کو solve کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: حسین شاہ راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی: جناب چیئرمین! بات نکل چکی ہے تو میں وزیر صاحب کی توجہ بجلی کی تاروں کی چوری کی طرف بھی دلواؤں گا کیونکہ یہ ایک عام سا مرض ہے کہ اگر ٹرانسفارمر حکومت دے دیتی ہے تو تاریں چوری ہوجاتی ہیں۔ میرے گاؤں کے پاس بھی گیارہ کھمبوں کی تاریں چوری ہوگئی ہیں اور میں نے کوئی مہینہ' ڈیڑھ مہینہ پہلے ذاتی طور پر وزیر صاحب کے گوش گزار بھی کیا تھا۔ لیکن ابھی تک اس سلسلے میں کچھ نہیں ہوا۔ میں ایک چیز کی وضاحت بھی وزیر صاحب سے چاہوں گا کہ جو سینیٹرز کو electrification fund ملا ہے' کیا ہم اس میں ٹرانسفارمر اور تاروں کے بارے میں بھی لکھ سکتے ہیں تاکہ اگر اس طرح کام نہ ہو تو کم از کم ہم اپنے electrification fund سے پیسے دے سکیں۔

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین! معزز سینیٹر راشدی صاحب نے ان تاروں کی چوری کے بارے میں مجھے بھی کہا تھا کہ چوری ہوگئی ہیں۔ کافی علاقوں میں یہ چوری ہوجاتی ہیں۔ جہاں electrification programme چل پڑے وہاں کھمبے لگا دیتے ہیں' تاریں بھی لگا دیتے ہیں اور financial وجہ سے یا shortage کی وجہ سے یا ٹرانسفارمرز کی وجہ سے وہ نہ پہنچے تو وہ تاریں electrify نہیں ہوتیں اور لوگ رات کو چوری کرکے لے جاتے ہیں۔ لوگ ٹرانسفارمرز اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ نیا ٹرانسفارمر آپ لگائیں وہ بھی نکل جاتا ہے۔ میرے اپنے علاقے میں ڈیڑھ' دو سال پہلے سری نام گاؤں سے جو گنگر پہاڑوں کے دامن میں ہے' ٹرانسفارمر رات کو اٹھا کر لے گئے لیکن وہ بعد میں مل گیا تھا۔ بہرحال میں یہ چیک کر لوں گا اور ان کے سوال کا جو دوسرا پارٹ تھا کہ 1999-2000 کے فنڈز آ رہے ہیں ان میں سے ongoing schemes اور new electrification میں ڈال سکتے ہیں یا نہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں' انہوں نے کہا ہے کہ جو ٹرانسفارمر خراب ہو گیا ہے یا تار چوری ہوگئی ہے وہ ان پیسوں سے خرید سکتے ہیں یا اس کو replace کر سکتے ہیں۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب! سچی بات کروں' آپ جانتے ہیں کہ پہلے واپڈا

کیس رجسٹر کریگا۔

جناب چیئرمین: نہیں، وہ کہتے ہیں کہ electrification fund سے وہ تار replace ہوسکتی ہے یا ٹرانسفارمر replace ہوسکتا ہے۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب! میں یہ بات technically کہہ رہا ہوں کہ شاید انہوں نے FIR lodge کی ہو گی اور پتہ نہیں وہ کون سی صدی میں جا کر -----

جناب چیئرمین: نہیں، سوال ان کا یہ ہے کہ suppose کسی علاقے میں ٹرانسفارمر خراب ہوگیا ہے، اب اس کو replace کرنا ہے تو electrification fund سے replace کرا سکتے ہیں۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب! اس میں یہ ہے کہ ایک criterion دیا گیا ہے۔ Criterion یہ ہے کہ جو funds honourable senators اور MNAs کو دیئے گئے ہیں ان کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ کتنا دور ہو، اس کا load factor کتنا ہو، اس criterion کے تحت اگر آتے ہیں تو کھمبوں کے اوپر تار اور ٹرانسفارمر لگایا جا سکتا ہے۔ اگر نہیں ہوسکتا تو پھر voltage improvement اور باقی ایک دو اور اسکیمیں ہیں، میں دیکھوں گا اگر ان میں ہوسکتا ہے تو۔

جناب حسین شاہ راشدی: قبلہ! میں نے جو گزارش کی تھی وہ گیارہ کھمبوں کی تار کی تھی، اس کا وزیر صاحب نے کچھ ازالہ فرمایا ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین: ان کے گیارہ کھمبوں کا آپ نے کچھ ازالہ فرمایا ہے یا نہیں۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب! اگر چوری ہوگئے ہیں تو as I said, مجھے امید نہیں کہ وہ اگلی صدی تک ان کو ملیں جو کہ اگلے سال آ رہی ہے۔

35. * **Mr. Muhammad Zahid Khan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that supply of electricity to village Ahmed Gali, Tehisl Timer Garah, District Dir has recently been discontinued, if so, its reasons and the time by which it will be restored?

Mr. Gohar Ayub Khan: Supply of electricity to this village has since been restored. Some miscreants of the Mohallah were creating hindrance in the performance of official duty by the field staff who were connecting the affected consumers with the proper phases of LT line of the transformer. The matter was resolved through the assistance of the local administration and at present no consumer is without power supply.

38. *Mr. Muhammad Anwar Khan Durrani: Will the Minister for Water and Power be pleased to state;

(a) the number of electrification schemes recommended by MNAs and Senators for NA-15, during 1998-99 indicating also the names of the villages for which these schemes were recommended; and

(b) the time by which the work will be started on these schemes?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) During 1998-99 no MNA or Senator recommended any scheme for electrification in NA-15. However, 6 schemes were approved for electrification in NA-15 out of P.M's Quota during 1998-99 out of which 4 schemes have since been completed an 2 schemes are under progress. (Det ails of Annexure-A).

3 schemes namely Lassan, Takaj and out skirts of NA-15 were approved for electrification under P.M's Directive 235 dated 4-6-1999(during 1998-99), but funds were not released hence work was not started.

(b) The electrification work on those schemes for which funds were released had already started and status is shown in Annexur A, where as on other schemes work will be started as and when funds are released.

Annex-A

Sr. No.	Name of Village	Tehsil/ District	%age Completion
1.	Pakhwal	Mansehra	100%
2.	Dotari	—do—	100%
3.	Gujran Saran	—do—	100%
4.	Kajo	—do—	100%
5.	Gali Mairan Lassa Thakral	—do—	U/Progress
6.	Dana Lassan Thakral	—do—	U/Progress

40. * Mr. Akram Shah Khan: Will the Minister for Housing and Works be pleas ed to state;

(a) the date of last white-washing/distempering of D-type quarters in Sector I-8/1, Islamabad; and

(b) the time by which these quarters will now be white-washed/distermpered?

Mr. Asghar Ali Shah: (a) Nine blocks(72 flats) of D-Type(Cat.IV) in I-8/1, Islamabad were 1st white-washed/distempered in May, 1995 and the remaining 9 blocks were white-washed/distempered in November & December, 1996.

(b) There is a programme for the white washing/distempering during the current financial year. However, work will be taken up on availability of the requisite funds.

41. *Mr. Muhammad Anwar Khan Durrani: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to the Senate starred question no. 47 replied on 30 -7-99 and state the reasons for not installing a 100 KV transformer in village Patal Kalan, Teh. Shakargarh, District Norowal, so far, and the time by which it will be installed?

Mr. Gohar Ayub Khan: A proposal for augmentation of existing

50 KVA transformer with a 100 KVA transformer has been prepared and is under process of technical analysis and approval, 100 KVA transformer will be installed within two months of the availability of budget.

Mr. Chairman: O.K. End of Question Hour. Now, leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب سرانجام خان صاحب نے بعض ذاتی وجوہات کی بنا پر آج مورخہ یکم اکتوبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب علی نواز شاہ صاحب نے ناسازی طبع کی بنا پر مورخہ 30 ستمبر اور یکم اکتوبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید جواد ہادی صاحب گزشتہ دو اجلاسوں میں شرکت نہیں کرسکے۔ اس لئے انہوں نے ان اجلاسوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب اکرم شاہ صاحب۔

POINT OF ORDER RE: Excesses of Law enforcement agencies in Balochistan.

جناب محمد اکرم شاہ: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! وزیر داخلہ صاحب تشریف رکھتے ہیں، میں ان کی توجہ چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: وزیر داخلہ صاحب! آپ کی توجہ چاہیئے۔

جناب محمد اکرم شاہ ۔ جناب چیئرمین! پچھلے اجلاس کے آخری روز یہاں پر پورا دن ہمارے صوبے کی جو مرکزی ایجنسیاں ہیں یا نیم فوجی دستے ہیں، جیسے ایف سی ، کسٹم ، کوسٹ گارڈز ، رینجرز وغیرہ ہیں، ان پر بحث ہوئی۔ پھر اس میں آپ نے بھی مہربانی کی کہ آپ نے روایات سے ہٹ کر ہماری ان باتوں کی حمایت کی اور اس دن شاید چوہدری صاحب تشریف نہیں رکھتے تھے، یٰسین وٹو صاحب تھے، آپ نے کہا کہ واقعی بہت زیادتیاں ہو رہی ہیں، اس کا کوئی ازالہ ہونا چاہیئے، معلومات ہونی چاہییں۔ جناب! جس مسئلے پر اس دن ہم نے بات کی تھی، اجلاس پورا ایک دن اس پر چلا تھا کہ سہراب میں ایف سی والوں نے جلوس پر فائرنگ کر دی تھی جس میں چار پانچ آدمی شہید ہوگئے پھر اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ ایف سی کے یہ یہ کام ہیں، کسٹم کی یہ ڈیوٹی ہے اور کوسٹل گارڈ کی یہ ڈیوٹی ہے۔ اس میں یہ تھا کہ سرحدوں پر ایف سی اور کسٹم سمگلنگ کی روک تھام کرے گی۔

جناب چیئرمین اس بحث کے ٹھیک چار دن یا پانچ دن بعد کوئٹہ شہر کے اندر چھاؤنی ایریا میں کوئٹہ ائرپورٹ، جس کو ہم سمگلی ائرپورٹ کہتے ہیں، اور پی اے ایف کالونی، پاکستان ائرفورس کی کالونی، ائرپورٹ کالونی کے درمیان میں سے ایک سڑک گزرتی ہے جس کو سمگلی روڈ کہتے ہیں، کوئٹہ شہر کے اندر چار بسیں جس میں تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب لوگ سوار تھے ، یعنی بالکل یہ پوزیشن ہے کہ چھاؤنی ایریا ہے، ایک طرف ائرپورٹ ہے، سمگلی ائرپورٹ، بیچ میں چھوٹی سڑک گزرتی ہے، دوسری طرف پی اے ایف کالونی ہے، وہاں پر ہر وقت طیارے بھی کھڑے رہتے ہیں یعنی آپ اس طرح سے سمجھ لیں کہ دو تین سو میٹر اندر ائرپورٹ کے طیارے کھڑے رہتے ہیں، اس روڈ پر اے ٹی ایف کوئی نئی فورس بنی ہے وہ کسٹم والے مورچہ بندی کر کے ان بسوں پر تقریباً دو تین گھنٹے تک فائرنگ کرتے رہے۔ اس میں دو آدمی شہید ہوئے، تقریباً آٹھ دس لوگ زخمی ہوئے اور ان بسوں میں جو لوگ سوار تھے ان میں سے تیس چالیس آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ایک لاش انہوں نے حوالے کی سول ہسپتال میں، اور دوسری لاش کہیں پر انہوں نے دفنا رکھی تھی بلکہ اس کی جیب میں ریت بھری ہوئی تھی، پھر تین دن کے بعد رات کو کوئی ڈھائی بجے آپ کے کسٹم والے اس لاش کو لا کر سول ہسپتال کے کیفے ٹیریا کے سامنے پھینک گئے۔ ٹھیک چار دن بعد جب ہم نے سینیٹ میں پورے ایک دن تک اس پر بحث کی کہ وہاں پر ایف سی وہاں پر کسٹم اور کوسٹل گارڈ کا یہ رویہ ہے، اور مجھے یہ عجیب لگا اور میں آپ کا مشکور بھی ہوں کہ اس دن خلاف روایات آپ نے بھی اس پر اظہار خیال کیا کہ یہ بہت زیادتی ہے۔ اب جناب چیئرمین! میری وزیر داخلہ سے گزارش ہے کہ وہ بتائیں کہ کسٹم والوں کی ڈیوٹی، کسٹم چیک پوسٹ، ایف سی کی ڈیوٹی، اے ٹی ایف کی ڈیوٹی کیا ہے ۔جناب چیئرمین! چوہدری صاحب کو یقیناً معلوم ہوگا کہ یہ

ہمارا جو ائرپورٹ ہے پی اے ایف والوں کا، سول ایوی ایشن والوں کا نہیں ہے اور پی اے ایف کالونی، چھاؤنی ایریا ہے، اب سمجھ میں نہیں آتا کہ چھاؤنی ایریا میں چار بسیں آرہی ہیں ان میں ڈیڑھ سو لوگ سوار ہیں ان کا راستہ روک کرمورچہ بند ہو کر چار گھنٹے تک اس پر فائرنگ کرتے رہے۔ نہ کوئی بارڈر ہے نہ شہر سے باہر ہے، چھاؤنی ایریا، ائرپورٹ کا ایریا ہے، تو میری گزارش یہ ہے کہ وزیر داخلہ صاحب اس دن تشریف نہیں رکھتے تھے، ایک دن اس پر بحث ہوتی رہی۔ یسین وٹو صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم اس پر کوئی تحقیقات کریں گے، معلومات کریں گے۔ کسٹم کی کیا ڈیوٹی ہے، ایف سی کی کیا ہے؛ بارڈر کو روکنا، باڈر کو سیل کرنا، باڈر کی حفاظت کرنا، سمگلنگ کو روکنا ہے یا کیا ہے؟ اب یہ کہ بالکل وہاں پر ائرپورٹ کے اندر تین سو گز کے فاصلے پر فوجی طیارے کھڑے ہیں، وہاں پر اے ٹی ایف اورکسٹم والے فائرنگ کرتے ہیں۔ پھر ایک لاش وہیں ان کے حوالے کی، ایک لاش تین دن کے بعد، کہیں پر انہوں نے چھپا رکھی تھی، دفنا رکھی تھی تین دن کے بعد اس کو پھینک کر چلے گئے۔ چمن شہر میں اس کے خلاف مظاہرے ہوتے رہے۔ کوئٹہ میں ابھی پرسوں بھی اس کے خلاف ایک مظاہرہ ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک قسم کی بربریت ہے کہ لاشیں بھی آپ اٹھا کر لے جاتے ہیں اور تین دن کے بعد پھر ہسپتال میں پھینک کر چلے جائیں۔ اس سلسلے میں چوہدری صاحب سے آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے صوبے میں مرکزی حکومت کے زیر کنٹرول جو ادارے ہیں، ان کی بھی انتہائی زیادتی ہماری عوام کے خلاف ہے، کہیں پرکسی کو مار دیا ہے۔ یہ جو جائے وقوعہ میں نے آپ کو بیان کیا ہے، یہ معلوم کرلیں کہ یہ بالکل ائرپورٹ کے درمیان واقعہ ہوا ہے۔ جناب چیئرمین! میں وزیر داخلہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس پر غور کریں۔

جناب چیئرمین ۔ شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا! مجھے بھی علم ہوا تھا کہ آپ نے بھی ہدایات جاری کی ہیں اور یسین وٹو صاحب نے مجھے آگاہ کیا تھا اس سلسلے میں، میں نے پھر سی ایم اور گورنر سے بھی بات کی ہے اور کمانڈر سے بھی۔ پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ معزز سینیٹر حضرات کو اور ایم این ایز کو ساتھ بٹھا کر یہ فیصلہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ان کا اعتراض یہ ہے کہ چیک پوسٹیں یہاں پر ہونی چاہئیں۔ ہمارے معزز سینیٹرز اور ایم این ایز کا اعتراض یہ ہے کہ چیک پوسٹیں نہیں ہونی چاہئیں۔ ہم ایسا کوئی لائحہ عمل طے کر رہے ہیں کہ یہ چیک پوسٹیں consensus کے ساتھ کم سے کم رکھیں یا جو شہروں کے قریب چیک پوسٹیں ہیں انہیں ختم کر دیا جائے تو اس طرح کا

لائحہ عمل میرے خیال میں ایک ڈیڑھ ہفتہ تک ہم تیار کر لیں گے۔ ایک high level meeting کریں گے اس میں معزز سینیٹر احسان شاہ صاحب اور باقی حضرات کو بھی بلوائیں گے اور کوئی لائحہ عمل طے کریں گے۔ بہرحال ایسی زیادتیاں ہم چاہیں گے کہ نہ ہوں۔

جناب چیئرمین: اجمل خٹک صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ جی فرمائیں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: کل میں کچھ گزارشات چیئر کے ذریعے' سینٹ کے ذریعے حکومت کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا۔ بہرحال! اس کا آدھا حصہ جو بہت ضروری ہے' رہ گیا تھا۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں مختصراً آپ کے سامنے پیش کروں۔

جناب چیئرمین: مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر آپ فرمانا چاہیں۔ میرا مطلب ہے we end with the point of orders now. کیا یہ آپ کا point of order تھا؟

جناب محمد اجمل خان خٹک: جو بھی آپ اسے کہہ لیں' یہ بہت ضروری بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیں۔

ii) RE: PREVAILING POLITICAL SITUATION IN THE COUNTRY.

جناب محمد اجمل خان خٹک: جناب چیئرمین! میں نے کل جو کہنا تھا اس کا آدھا حصہ رہ گیا ہے۔ اب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل میں نے کہا تھا کہ عوام ان کی تقریروں کے حوالے سے' کراچی اور سندھ کے حالات اور ان سے جو پیغام دوسرے صوبوں تک پہنچتا ہے اس سلسلے میں' میں نے کچھ کہا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ عوامی ٹائم بم ٹک ٹک کر رہا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ عوامی ٹائم بم دھماکہ کرے اس کا pin پھینک ڈالنا چاہیئے تا کہ دھماکہ نہ ہو۔ آج اس کی تشخیص اور علاج کے بارے میں چند گزارشات کروں گا۔

چیئرمین صاحب! حقیقت یہ ہے کہ دردمندی اور وہ سب کچھ جو میری کمان میں ہے اس کے پیش نظر اور جو نقشہ ملک کا ہے اس کے پیش نظر اور جو رویہ اور پالیسیاں حکومت کی ہیں ان کے پیش نظر صاف نظر آ رہا ہے۔ ملک کے اخبارات' ملک کے تجزیہ نگار' بیرونی اخبارات اور تجزیہ نگار' عوام اور سیاسی لیڈر سب کے جو بھی فرمودات آ رہے ہیں اور نقشہ ملک کا جو اس وقت سامنے

ہے اس سے واضح طور پر نظر آ رہا ہے کہ ایک طرف حکومت کی آمریت ہے اور دوسری طرف ملک اور قوم کا مستقبل ہے۔ واضح نظر آ رہا ہے، کوئی دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں بند کرے تب بھی اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا، اس کی تشریح جب سب جانتے ہیں تو کیوں کروں۔

اب وقت آ گیا ہے کیونکہ حکومت نہ سنتی ہے، نہ سمجھتی ہے، نہ اہلیت ہے اور نہ کچھ کرنا چاہتی ہے تو پھر عوام کے لیڈروں کو، ملک کو اور عوام کو فیصلہ کرنا ہو گا کہ آمریت کا ساتھ دیتے ہیں، ان کو لیتے ہیں یا ملک اور قوم کے مستقبل کو۔ واضح نقطہ ہے، اس پر بھی شک نہیں، ملک کا نقشہ دیکھیں، کس کس کو یاد کریں، ایک طرف حکومت کی آمرانہ پالیسی ہے جس پر میں کہوں گا کہ تقاریر، اخبارات اور کالم اس سے بھرے پڑے ہیں اور دوسری طرف ملک اور قوم ہے۔ دو متضاد مورچے ہیں، دونوں ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہیں اور نتیجہ یہ ہو گا کہ یہ بڑھے گا تو ان میں سے ایک رہے گا اور دوسرا ختم ہو گا۔ اب یہ کام پہلے درجے پر ہے۔ ذمہ داری کے لحاظ سے ذمہ داری حکومت پر آتی ہے کہ وہ خوشی اور مرضی سے، اپنے مینڈیٹ کا دعویٰ کرنے والی، اپنی خوشی سے ان دونوں میں سے ایک کا انتخاب کرے کہ اپنی آمریت قائم رکھنی ہے یا ملک کا مستقبل بچانا ہے۔ میں اپنی عمر اور تجربے کے لحاظ سے جو کچھ دیکھ چکا ہوں وہ بیان نہیں کروں گا۔ صرف یہ کہوں گا کہ ہمیں خوشی ہو گی کہ اگر حکومت خوشی اور مرضی سے ملک و قوم کو ۔۔۔۔۔ سے۔

اس کے علاوہ ملک اور قوم کے مستقبل کے بارے میں سوچے، آمریت کے بارے میں نہ سوچے۔ میں ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں کہ اس میں جناب چیئرمین! موجودہ حکمرانوں کا فائدہ ہے، نقصان نہیں، ملک و قوم کا بھی فائدہ ہے اور بصورت دیگر اگر آمریت کے جنون سے چمٹے رہنے کی راہ پر چلنا ہے تو حکومت کی بھی خیر نہیں اور حکمرانوں کی بھی خیر نہیں اور یہ ملک و قوم کو نہایت سخت تشویش اور خطرناک حالت میں پھینکنے کے مترادف ہے۔ ہاں! ان حالات سے ملک و قوم بچ نکل سکتی ہے۔ اس ملک و قوم پر کون سی مصیبتیں آئی ہیں، یہ ان مصیبتوں سے نکل سکتے ہیں - یہ ہمیں لاکھ غدار کہیں، یہ لاکھ الزامات لگائیں، یہ لاکھ آنکھیں بند کریں، یہ لاکھ پراپیگنڈہ کریں، ملک میں ایسے عوام اور ان کے ایسے لیڈر ہیں کہ ان کی کشتی ڈوب جائے گی اور قوم اور ملک کی کشتی پار لگے گی۔

جناب چیئرمین! افسوس! صد افسوس کہ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ جیسے ہم کہتے ہیں

اس طرح یہ کرتے نہیں ہیں، نہیں سنتے ہیں ہماری بات۔ آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ جیسے کل میں نے کہا کہ دور کے ڈھول پر ناچتے ہیں، افواہوں پر یقین کرتے ہیں، حقیقت کو سمجھتے ہی نہیں، افواہوں کا علاج افواہوں سے کرتے ہیں تو آمریت سے چمٹے رہنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ ان کی تقاریر سے اور حالات سے یہ واضح نظر آتا ہے۔

جناب چیئرمین! اس پالیسی کے ساتھ ملک و قوم کے مستقبل کے مقابلے کے لئے مسلح جبر سے کام لے رہے ہیں۔ کہتے ہیں مینڈیٹ، کیا مینڈیٹ ان کو اس لئے ملا تھا کہ مینڈیٹ کے ذریعے ان عوام کے خلاف مسلح جبر سے کام لیں جنہوں نے ان کو ان کے کہنے پر مینڈیٹ دیا ہے۔ محکوم قوموں نے، عوام نے ان کو مینڈیٹ دیا ہے۔ سندھ میں، کراچی میں ان کو مینڈیٹ دیا ہے، اس لئے دیا ہے کہ ان کو جلسے نہ کرنے دیں۔ تحریر و تقریر کی آزادی پر پابندی لگائیں اور قوموں کے حقوق غصب کرتے جائیں۔ اس لئے ان کو مینڈیٹ دیا تھا عوام نے۔

خیر اگر حکمران اس ملک دشمن اور عوام دشمن پالیسی کے ساتھ شخصی آمریت قائم رکھنے پر تلے ہوئے ہیں تو عوام سے ڈرتے ہیں، صاف بات ہے کہ یہ عوام سے ڈرتے ہیں، جلسہ نہیں ہونے دیتے ہیں، پریس پر پابندی لگاتے ہیں اور جیسا کہ کہا گیا کہ قوم کو جلسے کا حق ہے، جلوس کا حق ہے، تقریر کا حق ہے۔

اس صورت میں، میں زیادہ کچھ نہیں کہتا۔ میں اپنی عملی جدوجہد کی بنیاد پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ رویہ، یہ جو عوام سے ڈر رہے ہیں، یہ اس کی علامت ہے کہ جھوٹ کہتے ہیں کہ عوام نے ان کو مینڈیٹ دیا ہے۔ ان کے دل میں یہ ہے کہ نہیں دیا۔ آج عوام ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ یہ ان سے ڈرتے ہیں۔ عوام رہیں گے اور یہ اس ڈر کی وجہ سے ختم ہو جائیں گے۔

سب لوگ ان کے خلاف ہیں آج۔ اس کا میں تفصیل سے ذکر نہیں کرتا وقت کی خاطر۔ دوسری بات، عجیب حکمران ہیں کہ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑا مارتے ہیں۔ وہ کس طرح؟ جمہوریت کو ختم کرنا، آئین کو پامال کرنا، اداروں کو پامال کرنا اور حکومتی مشینری کو پامال کرنا اور توڑ پھوڑ اور ہر جگہ مداخلت ہر جگہ لوٹ مار، ہر جگہ عوام کو بے دخل کرنا۔ ایسے حالات میں یہ حکومت کیسے رہے گی۔ یہ اپنے پاؤں پر کلہاڑا مار رہی ہے۔

دوسری بات بتاؤں، جب ادارے نہیں رہیں گے، عوام خوش نہیں ہوں گے، بد امنی ہوگی تو یہ جنات کے ذریعے، اپنے چند حواریوں کے ذریعے کیا کر سکیں گے۔ دوسرا نقطہ، ان کا

تکیہ کس پر ہے۔ عوام پر نہیں ہے' امریکہ پر ہے۔ جو خود فریبی ہے۔ امریکہ پر تکیہ ان کی خود فریبی ہے۔ امریکہ کی اپنی پالیسی ہے' اپنے مفادات ہیں' اپنا ملک ہے' اپنے عوام ہیں' اپنی جمہوریت ہے۔ وہ جو بھی کریں گے ان کے لیے نہیں کریں گے' اپنی پالیسیوں کے لیے کریں گے اور ان کو سمجھنا چاہیے کہ ان کی ڈگڈگی پر ناچنا سراسر غلط ہے۔

ان سے بات کرنی ہے تو عوام کی مرضی اور خواہش کے مطابق واضح بات کرنی چاہیے جو ملک اور قوم کے لیے بہتر ہو۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ یہ بیک چینل ڈپلومیسی پر چل رہے ہیں اور بیک چینل کے علاوہ شہباز شریف کی ڈپلومیسی پالیسی ہے۔ اور ٹو ٹریک ڈپلومیسی ہے۔ یہ جو پالیسیاں ہیں شہباز شریف کی پالیسیاں ہیں۔ ایک صوبے کے علاوہ دوسروں صوبوں کو گھاس نہیں ڈالا جاتا۔ دوسروں کو کچھ حق نہیں دیا جاتا۔ ایک صوبے کا وزیر اعلیٰ دوسرے ملکوں میں جاتا ہے۔ وزیر خارجہ کس کام کیلئے ہے؟ وزیر خزانہ کس کام کا' مرکزی حکومت کے ادارے کس کام کے' فوج کس کام کی۔ تمام فیصلے ایک صوبے کا وہ وزیر اعلیٰ کرتا ہے جو اس کا بھائی ہے۔

یہ جو پالیسی ہے امریکہ پر تکیہ' یہ بھی ان کی خود فریبی اور غلطی ہے۔ اور سب سے بڑی بات فیڈریشن کو توڑنا جیسے میں نے کہا کہ توڑنا نہیں بلکہ آگ اور خون میں نہلانا' بنگلہ دیش کی پالیسی دہرانا' بلوچستان کی پالیسی دہرانا' پختونخواہ کی پالیسیاں دہرانا' محکوم قوموں کو غلام رکھنے کی پالیسی چلانا۔ کیا ان کو مینڈیٹ چھوٹے صوبوں نے نہیں دیا تھا؟ ان کو مینڈیٹ پنجاب کے ان لوگوں نے نہیں دیا تھا جو ہمارے ساتھ آج آواز اٹھا رہے ہیں۔ جتنی پارٹیاں تھیں اکٹھی ہو گئی ہیں آج۔ اس لئے دیا تھا؟ آمریت کے لئے دیا تھا یا federation کے لئے دیا تھا۔ Federation کو غلام بنایا جا رہا ہے۔ بلوچستان پر فوجی حملہ کر کے جو کچھ کیا گیا' اس کو دہرانا نہیں چاہتا۔ کچھ نہ کیا گیا' ہم پر پچاس ' ساٹھ سال سے ظلم ہو رہا ہے' ہمیں خاموش نہیں کرا سکے۔ بنگال کے ساتھ کیا تو جدا ہو گیا۔ اس راستے پر چلنا ہے؟ سنیں! آج چھوٹے صوبوں میں تمام محکوم قومیں پونم کے نام سے اکٹھی ہوئی ہیں اور گوادر تک جلسے ہو رہے ہیں۔ وہ سندھ آئیں گے ' سرائیکستان آئیں گے اور پختونخواہ آئیں گے۔ ایک طوفان کھڑا ہے۔ میں دینی علماء کا ذکر نہیں کر رہا۔ خود mandate سے ڈنڈا بنایا اور ہر ایک کا سر پھوڑ رہا ہے' توڑ رہا ہے' اسے ہتھوڑا بنایا ہوا ہے ۔ صدر جو federation کا' ملک کا' عوام کا ' حقوق کا ' آئین کا محافظ ہے' وہ بھی پنجاب کے حکمرانوں کا آلہ کار بنا ہوا ہے۔ وہ یہاں بیٹھا رہتا ہے۔ میں ذاتی باتیں نہیں کرتا۔ بہت سی باتیں ہیں ' ان کو معلوم ہیں

کہ کیا کہتا تھا' ہمارے پاس آ کر کیا کرتا تھا۔ ایسے لوگوں پر اس حکومت کی عمارت کھڑی ہے۔ اللہ ہمیں بچائے۔

دوسری بات ہے دوغلی پالیسی' منافقانہ پالیسیوں' خود فریبی کی پالیسیوں کی۔ دفاعی قوت پر کارگل کا ملبہ ڈال دیا۔ میں نہیں کہتا' تمام پریس کہتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ افواہوں کو ختم کر رہے ہیں۔ بیانات دے رہے ہیں۔ ہمیں اس بات پر خوشی ہے کہ آرمی چیف اور حکومت کے درمیان تعلقات رہیں' اس میں ملک کا' قوم کا' ہمارا فائدہ ہے لیکن افواہوں کا علاج افواہوں سے نہیں ہوتا' افواہوں کا علاج پروپیگنڈے سے نہیں ہوتا' افواہوں کا علاج حقیقت پسندی سے ہوتا ہے۔ حقائق کو تسلیم کریں اور وہ حقائق صرف ایک ادارے کے نہیں پورے ملک کے حقائق ہیں۔ اگر وہ نہیں کرتے تو یہ کافی نہیں۔ دفاعی قوت کے لئے نیت میں فتور ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بنیاد پرستوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟ ہم اپنے علماء کی قدر کرتے ہیں' ہم اپنے علماء ' دینی پارٹیوں کے لیڈروں کی قدر کرتے ہیں۔ ان کو حق ہے کہ اس ملک کے مستقبل کے لئے' سماج کے لئے ' حکومت کے لئے' انتظام کے لئے اپنی رائے دیں۔ یہ کیا کرتے ہیں ' کل یہاں ایک ساتھی نے کہا' ایک ساتھ جوڑتے ہیں' دوسروں سے لڑاتے ہیں' جیل بھیجتے ہیں' جیل سے نکالتے ہیں' جلسے کرواتے ہیں' دو' دو کروڑ روپے دیتے ہیں۔ ایک دوسرے سے لڑاتے ہیں جلسے کرواتے ہیں' دو ' دو کروڑ روپے دیتے ہیں' ایک دوسرے سے لڑواتے ہیں' ایک دوسرے سے مرواتے ہیں پھر اس پر منصف بھی بن جاتے ہیں۔ یہ دوغلی پالیسی ہے اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ علمائے کرام ' دینی سیاستدان ' مسالک کے رہبر سب سمجھ جائیں گے کہ ہم میں کوئی ایک دوسرے کا دشمن نہیں ہے ' مخالف حکومت ہے اور اس حکومت کو رخصت ہونا چاہیئے۔

افغانستان میں کیا پالیسی ہے' وہ افغانستان پر بات ہوگی تو کہیں گے ۔ کیا پالیسی ہے' بالکل منافقانہ جھوٹی جس کو کوئی نہیں مانتا ' نہ طالبان مانتے ہیں نہ شمالی اتحاد مانتا ہے نہ آس پاس کے ممالک مانتے ہیں ۔ سب سمجھتے ہیں کہ یہ دھوکہ کرتے ہیں اور پھر سماج میں جو بےلگامی ہے اس کا ذکر کروں تو کتنا وقت لگے گا یعنی ملک ان حالات میں نہیں چل سکتا ' نہیں چل سکتا ' نہیں چل سکتا ۔ یا تو شخصی آمریت رہے گی یا ملک اور قوم کا مستقبل۔ اب یہ فیصلہ حکومت نے کرنا ہے کہ وہ ملک و قوم کو بچانے کی راہ پر چلتی ہے یا اپنی آمریت کی راہ پر ۔

جناب چیئرمین ! حالات ایسے ہیں ' یا تو حالات سے آنکھ چھپالیں ' وہ کبوتری والی بات

ہے ، وہ نہیں ہونا چاہیئے ۔ میں یہ ذکر نہیں کرتا کہ کس طرح ایسے حالات آئے کہ ہم نے وزیر اعظم سے کہا کہ استعفیٰ مت دو اور یہ پندرہ منٹ کے بعد وہاں سے جھومتے جھامتے آ گئے کہ میں نے تو دستخط کر دیئے۔ ایسی باتیں مجھے نہیں کرنی چاہیئیں ۔ لیکن ایسے حالات آ رہے ہیں ۔ ہم کہتے ہیں کہ حالات ایسے ہیں کہ آمریت کو بچانے کے جنون میں ملک و قوم کو بربادی کی طرف بڑھایا جا رہا ہے جبکہ نوشتہ دیوار یہ ہے کہ آمریت بچانے کیلئے مسلح جبر کی پالیسی ترک کی جائے۔

جناب چیئرمین۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ۔۔۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ میں ایسی باتیں کر رہا ہوں جیسا کہ کل میں نے کہا کہ پاکستان دو ٹکڑے ہو رہا تھا۔ ہم گئے۔۔۔

جناب چیئرمین۔ میں یہ پتہ کرنا چاہتا ہوں کہ اب بحث شروع ہو چکی ہے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ میں نے آپ سے وقت لیا ہے، آپ نے وقت دیا ہے۔ وقت واپس لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ میں وقت واپس نہیں لیتا ۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں، ایوان اب کیسے چل رہا ہے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک ۔ اگر آپ وقت واپس لینا چاہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، نہیں۔ آپ بات مکمل کریں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ میں نے کل کہا تھا کہ عوام کے رد عمل کا ایک ٹائم بم ٹک ٹک کر رہا ہے آج کہہ رہا ہوں وہ ختم ہونا چاہیئے۔ ہم اس میں مدد دیں گے ۔ اوہو نہیں ، اب انشاء اللہ فریاد کریں گے اگر آپ نے عمل نہیں کیا۔ ہم نے آپ کو دیکھا ہے، جو کراچی والے ہیں ان کو دیکھا ہے ۔ جناب چیئرمین ! نکل نہیں سکتے تھے ، کہا کہ نکالو ، امین جا کر راستہ بتاؤ اور آج امین جیل میں ہے ۔ مجھے جلسے میں ساتھ لے جا رہے تھے اور آج مجھ پر پابندی ہے ۔ بہرحال یہ ذکر نہیں کرنا چاہتا ۔ شکوے نہیں کرنا چاہتا ۔ جواب نہیں دینا چاہتا ۔ جواب ہم دیں گے، میدان میں دیں گے، عوام کے زور سے دیں گے اور ایسا جواب دیں گے جو

ملک کے بچانے کا ہو اور چلانے کا ہو، تخریب کا نہ ہو۔ ہم دھماکے کے ٹائم بم کو روکنے کی بات کرتے ہیں ۔ اس کے لئے حل یہ ہے کہ اگر رضامندی اور خوشی سے مانتے ہیں تو ان کا بھی فائدہ ہے ، نہیں مانتے تو بھگائیں گے ۔ حل یہ ہے کہ قوم کی خاطر، قوم کے مستقبل کی خاطر ، ملک کی خاطر کرسی کو یکطرف کیا جائے ۔ کل جیسا کہ میں نے کہا ہم چار ساتھی بیٹھے تھے۔ ان کا نام نہیں لیتے ۔ ایک یہاں نہیں ہے ہم نے کہا کہ خدا کے لئے دستخط نہ کریں ۔ اس ہاؤس میں وزیر اعظم گئے ۔ یہ گیا ، ایسے ایسے گیا، کیا کیا کہیں۔ بہرحال ان کا فائدہ اسی میں ہے کہ خوشی اور رضامندی سے آمریت کو ایک طرف رکھ کر ملک اور قوم کو بچانے کے لئے ایک راستہ اختیار کریں۔ وہ کیا ہوگا؟ وہ یہ کہ ملک اور قوم کی ذمہ دار قوتوں کے مشورے، افہام وتفہیم سے جمہوری انتظامیہ لے آئیں۔ ملک بچانے کے لئے اور اپنی ہستی بچانے کے لئے جرأت کرے۔ محب وطن کی طرح اعلان کریں اور عبوری اقدام کریں۔ ایسی عبوری انتظامیہ جس میں ملک کی موثر قوتوں، غیر ملوث دینی اور سیاسی لیڈروں، دانشوروں اور ٹیکنوکریٹس وغیرہ سے اپنے لئے نہیں بلکہ قوم کے مستقبل کے لئے، ملک بچانے اور چلانے کے لئے مشورہ لیں اور افہام وتفہیم سے ان سے کام لیں۔

تیسری بات۔ وہ عبوری انتظامیہ ہر سطح پر ہر شخص کا شفاف احتساب کرے تاکہ یہ گند جو تمام خرابیوں کا ذمہ دار ہے، لوٹ مار، غلط نمائندگی اور ہارس ٹریڈنگ وغیرہ اس احتساب سے صاف ہو جائے ۔ اس کے لئے آئین میں ترامیم کی ضرورت ہے۔ صوبائی خودمختاری کے لئے اقدامات کریں۔ ہم بھائیوں کی طرح رہنے کے لئے تیار ہیں۔ سب ساتھی بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ بھائیوں کی طرح رہنے کے لئے تیار ہیں۔ غلاموں کی طرح نہیں رہیں گے۔ ہمارے لیڈر فخر افغان، باچا خان بابا نے پہلے سے کہا تھا کہ بھائیوں کی طرح پاکستان میں رہنے کے لئے تیار ہیں۔ غلاموں کی طرح نہیں تیار۔ اس کے لئے وفاق کے اندر ، وفاق سے باہر نہیں، صوبائی خود مختاری ضروری ہے۔ پاکستان کے اندر ، باہر نہیں۔ بااختیار انتخابی کمیشن، صدر اور وزیر اعظم کے بارے میں واضح تعدل اور توازن، انتخابات کے لئے ایسے قواعد و ضوابط کہ صرف مخصوص پیسوں والے یا لاڈلے یا ایک مخصوص طبقہ کے لوگ منتخب نہ ہوسکیں، عوام کے ، خواتین کے اور اقلیتوں کے نمائندے بھی جا سکیں، نا اہل لوگ منتخب نہ ہوسکیں، قومی اداروں اور ریاستی اداروں کی آئینی خود مختاری کی ضمانت دی جائے اور معاشی اصلاحات کی جائیں۔

جناب چیئرمین! میں نے جو کچھ کہا اللہ کو حاضر و ناظر جان کر اپنے ضمیر کی آواز میں نے پہنچائی، اب اگر کوئی نہیں مانتا تو یہ اس کی ذمہ داری ہے۔ لیکن ہم ایک بات ضرور کریں گے۔ اگر نہیں مانتا تو بنگلہ دیش کے بارے میں بھی ہماری بات نہیں مانی گئی تھی۔ پھر کیا ہوا؟ پھر اس شخص کو جس کو یہ غدار کہتے تھے، جس پر یہ "اگرتلہ" اور ہندوستان کے ایجنٹ کا مقدمہ چلا رہے تھے، دوسری طرف یہاں تمام لوگ کھڑے اس کے گلے میں ہار پہنا رہے تھے۔ ہم ان کو بتا رہے تھے کہ یہ نہیں چلے گا۔ پھر کیا ہوا۔ پھر نہ "تر" کچھ کر سکا اور نہ "پر" کچھ کر سکا۔ "تر" کے معنی آپ کی جیر کی طاقت اور "پر" کے معنی آپ کی امریکہ اور ساری دنیا کی طاقتیں ہیں۔ تو پھر اگر آپ نہیں سنیں گے تو روئیں گے اور پھر نہیں رہیں گے۔ خدا نخواستہ ملک کا کیا حال ہو گا؟ پھر مجیب کی طرح موقع بھی نہیں ملے گا۔ بنگلہ دیش کی طرح بھی نہیں ہوگا۔ معلوم نہیں کیا ہوگا۔ پھر آنسو بہانہ بے فائدہ ہوگا۔ جھوٹ ہوگا۔ ہم ہوں گے، انشاء اللہ۔ ہمارے بچے ہوں گے۔ ہمارے عوام ہوں گے۔ ہماری قومیں ہوں گی۔ پشتون ہوں گے، بلوچ ہوں گے، سندھی ہوں گے، پنجابی ہوگا، مہاجر ہو گا، سب اس ملک کے مالک ہوں گے، اور بھی ہوں گے، کشمیری ہو گا، خواتین ہوں گی، اقلیتیں ہوں گی، یہ نہیں ہوں گے۔ پھر رونے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ سرمایہ دار، وہ سرمایہ دار جو ملک کی خدمت کے لئے سرمایہ کاری کرتا ہے وہ میرا بھائی ہے۔ بہرحال اگر نہیں ہیں تو ہم نے-----

آخر میں ایک پشتو کا ٹپہ سنا دوں۔

Mr. Chairman: Yes, please.

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ وہ یہ ہے کہ ہم نے اپنا حق ادا کیا ہے اور جناب چیئرمین! میری کتابیں آئیں گی اس میں ہو گا کہ باچہ خان سے لے کر ہم تک -----

جناب چیئرمین۔ کتابیں اردو میں translate ہوں گی کہ نہیں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ اردو انگریزی دونوں میں ہوں گی۔

جناب چیئرمین۔ ہاں! پھر ٹھیک ہے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ پھر ہم نے کیا نہیں کہا، کس حد تک نہیں گئے۔

پاکستان کو، عوام کے مستقبل کو خوشحال بنانے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا ہے - یہ نہیں مانے تو جس جس نے کیا ان سے کہتے رہے کہ

(پشتو شعر)

ہم کہتے تھے تو نہیں مانتے تھے۔ اب دیکھتے ہیں کہ کتے گلی کوچوں میں تمہارے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں خلوص سے کہتا ہوں کہ میری باتوں کو اس طرح نہ لیا جائے، اگر ایسا کرتے ہیں، میرے خلوص کا جواب، در جواب جیسے اس نے کل کہا کہ تم تو بے نظیر کو گالیاں دیتے تھے۔ ہاں! مقصد کے لئے ہم مخالفت بھی کرتے ہیں اور ساتھ بھی دیتے ہیں۔ جیسے مسلم لیگ کی ہمیشہ مخالفت کی لیکن جب وقت آیا تو پشتون گورنر نے، پشتونوں کی پارٹی نے مخالفت کر کے مقصد کے لئے مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ مقصد کے لئے بے نظیر تو کیا ہم پاکستان کے مستقبل کے لئے، عوام کی خوشحالی کے لئے اپنی سوچ کے مطابق سب کا ساتھ دیں گے اور دیکھیں گے جس نے ہمیں کل طعنہ دیا تھا آج کل وہ کہاں رہتا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ، اچھا اعتزاز صاحب اب کیا کرنا ہے۔ What are we going to do now?

(interruption)

جناب چیئرمین۔ جواد صاحب! میں اعتزاز صاحب کی بات سن کر آپ کو موقع دوں گا۔ رضوی صاحب! میں ان کی بات سن کر پھر آپ کو سنتا ہوں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! ویسے اس وقت جو میں گزارش کرنے لگا ہوں، اس کے بعد شاہ صاحب اور یہ ساری Opposition کی طرف سے، صرف جواد ہادی صاحب کا

Mr. Chairman: What are we going to do now?

یعنی کیا کرنا ہے؟

iii) Re: Sectarian Violence.

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب! میں ایک چیز یہ عرض کر دوں، ہوا یہ ہے کہ آج علی الصبح کراچی میں ایک مسجد میں گولیاں چلی ہیں - فجر کی نماز کے وقت بولٹن ٹاؤن ایریا، ملیر کے

علاقے میں اور مسجد اور امام بارگاہ میں گھس کر لوگوں کو ، مسلمانوں کو شہید کیا گیا ہے، جس وقت وہ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے میں تھے۔ اب ساری مسجد سے شہیدوں کی لاشیں اٹھی ہیں اور وہاں لہو پھیلا ہوا ہے۔ جو شہید ہونے والے ہیں ان میں جن کی ابھی تک اطلاع ملی ہے ان میں امجد حسین ہیں ان کی 20 سال عمر ہے، نذیر احمد کی 50 سال عمر ہے، حسین نقوی اور انہی کا بیٹا صفدر عباس ، جمشید عباسی ، سید اعجاز حسین ، ذوالفقار نقوی، سید امتیاز اور سید محمد نواز شامل ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور یہاں صرف شاہ صاحب کے جذبات انگیخت نہیں ہوئے، سب کے ہوئے ہیں ۔ کراچی میں کہتے ہیں امن ہے ، جو اپوزیشن کی عدم تشدد کی سیاست ہے اس پر یہ پابندی لگا کر متشدد سیاست کرنے والوں، فرقہ واریت کرنے والوں کو انہوں نے آزادی دے رکھی ہے۔ میں چاہوں گا کہ جواد ہادی صاحب بھی بات کر لیں چونکہ Interior Minister صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ بات کریں اور اس کے بعد شاہ صاحب کی تقریر سنی جائے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Let me hear him also.

یہ بڑا افسوسناک واقعہ ہے ۔ جواد ہادی صاحب ۔

(مداخلت)

سید محمد جواد ہادی۔ جناب چیئرمین صاحب! افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اب ہمارے ملک میں یہ معمول بن گیا ہے کہ جب ہر صبح طلوع ہوتی ہے تو ہمیں ایسی خبر ملتی ہے کہ کسی نہ کسی شہر میں کسی بیگناہ شہری کا خون بہایا جاتا ہے۔ آج صبح بھی کراچی میں ملیر کی ایک مسجد میں صبح کی نماز کے وقت دہشت گرد گھس گئے اور انہوں نے فائرنگ کی جس سے 9 افراد موقع پر شہید ہو گئے اور آج صبح ملتان میں ایک دکاندار جب اپنی دکان کھول رہا تھا تو موٹر سائیکل سوار دہشت گرد آئے اور ان کو اسی وقت قتل کیا۔ اب یہ صرف کراچی کا مسئلہ نہیں رہا ، صرف پنجاب کا نہیں رہا، صرف صوبہ سرحد کا نہیں رہا، پورے ملک میں یہ وباء پھیل گئی ہے۔ میں یقین سے کہتا ہوں اور میں نے کل بھی کہا کہ یہ سلسلہ دوبارہ تب شروع ہوا جب دہشت گردوں کے لیڈروں کے ساتھ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنی جان بچانے کے لئے compromise کیا کیونکہ دہشت گردوں نے اُنہیں دھمکی دی تھی اور وزیر اعلیٰ صاحب کے والد صاحب سے ملے تھے اور ان کو کہا

تھا کہ اگر آپ کو اپنے بچوں کی جان عزیز ہے تو ہمارے لیڈروں کو رہا کرو اور اسی مذاکرات کے نتیجہ میں ان کو رہا کیا گیا ہے، نہ صرف رہا کیا بلکہ ان کو یقین دہانی کرائی ہے کہ آپ کے مطالبے پورے کریں گے اور جس طرح سے آپ چاہتے ہیں اس طرح سے ہم قانون سازی کریں گے۔ کل وزیر داخلہ نے بھی فرمایا کہ ہم کچھ قانون سازی کر رہے ہیں۔ کیا اس ملک میں کوئی قانون نہیں ہے'اس قانون پر عمل ہوا ہے اگر اس قانون پر عمل ہوا ہے اور دہشت گردی ختم نہ ہو تو تب آپ قانون سازی کریں، یہ دہشت گردوں کے ساتھ معاملے کر رہے ہیں' اس سے دہشت گردی ختم نہیں ہو گی' ان کی مزید حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔

آج ملک میں وہ دہشت گرد لیڈر پھر رہے ہیں۔ ملتان میں چند دن پہلے انہوں نے کنونشن کیا اور رسمی طور پر لشکرِ جھنگوی کی حمایت کی' ریاض بسرا کی حمایت کی۔ یہ ان کے ساتھ بورڈ بناتے ہیں ، کمیٹی بناتے ہیں' ان کے کہنے پر قانون سازی کرتے ہیں۔ ہمیں بتائیں کہ ہم کیا کریں' کہاں جائیں ، کیا ہم اپنے تحفظ کے لئے اقوام متحدہ کی طرف رجوع کریں۔ اس ملک میں کوئی نہیں رہا۔

(Voices: Shame, Shame)

سید محمد جواد ہادی۔ جناب چیئرمین! ہمیں بتائیں کہ اس ملک میں کوئی قانون ہے یا نہیں ہے۔ ہر دفعہ ہمیں یقین دہانی کراتے ہیں ، ہم کر رہے ہیں ، ہم کر رہے ہیں۔ ہم نے علماء کو بٹھایا ۔ علماء جو خود کر رہے ہیں وہ کیا ختم کریں گے۔ جو علماء دہشت گردی میں ملوث نہیں ہیں ان بیچاروں کا بس نہیں چلتا اور جو دہشت گردی کر رہے ہیں اور جو دہشت گردی کی پیدا وار ہیں ان کے ذریعے سے آپ کیسے دہشت گردی ختم کریں گے۔

لہذا جناب چیئرمین ! اس ایوان میں مجھے بتائیں کہ ہم کیا کریں ، ہم اس ملک کے شہری نہیں ہیں' یہ حکومت کا فرض نہیں ہے اگر صرف زبانی جمع خرچ کرنا ہے تو اس سے معاملہ حل نہیں ہوتا۔ اب یہ دہشت گردوں کے پیچھے پھر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ دہشت گرد لیڈر وہ ہے جن کے پاس آپ بیٹھتے ہیں' مذاکرات کرتے ہیں' ان کے کہنے پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دہشت گردی ختم ہو جائے تو فوری طور پر ان کو پکڑیں۔اور جو دس دس سال سے دہشت گرد جیلوں میں ہیں اور وہاں راج کر رہے ہیں ان میں سے کسی ایک کو بھی سزا نہیں ہوئی ہے ۔ ایک کو بھی پھانسی نہیں ہوئی ہے ۔ جو سیاسی انتقام میں آ جاتا ہے اس

کو تو پھانسی بھی ہو جاتی ہے ، جو کمزور ہیں ان کو پھانسی بھی ہو جاتی ہے جن کے پیچھے سپاہ ہے ، جن کے پیچھے لشکر ہیں ان کو پھانسی نہیں ہو رہی ہے ، ان کو ہاتھ دیا جا رہا ہے اور ان کے ساتھ معاملات طے کئے جا رہے ہیں ۔ میں اس رویے پر سخت احتجاج کرتا ہوں اور آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ایوان میں اس مسئلے پر باقاعدہ بحث کریں اور کوئی راہ نکالیں ۔

سید اقبال حیدر : جناب ! مدرسوں میں ان دہشت گردوں کی ٹریننگ ہو رہی ہے اور حکومت ان کی سرپرستی کر رہی ہے ۔ ان کی پاسنگ آؤٹ پریڈ ہوتی ہے ۔ یہ فرقہ واریت کی سرپرستی کر رہے ہیں ۔ یہ ان کو کبھی اکساتے ہیں کہ سینیٹرز کو قتل کرو، پھر کہتے ہیں کہ سنی کا قتل کرو، پھر کہتے ہیں دیوبندی کا قتل کریں، پھر کہتے ہیں بریلوی کا قتل کرو۔ یہ پورے پاکستان کے مسلمانوں کو قتل کرنے کی سیہونی، یہودی سازش ہے یہ ملک کو برباد کرنا چاہتے ہیں ۔ جناب یہ بڑا سنگین مسئلہ ہے۔ اب اس ملک کو "Talbanisation" کرنا چاہتے ہیں جو ہم نہیں کرنے دیں گے ۔ ہم اپنے خون کا ایک ایک قطرہ بہا دیں گے لیکن تم کو پاکستان میں "Talbanisation" کرنے نہیں دیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : قطب الدین صاحب ! مہربانی کرکے بیٹھ جائیں۔ بشیر مٹہ صاحب ! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مٹہ صاحب ! آپ بولیں جی ۔

جناب بشیر احمد مٹہ : جناب آپ ان کو بٹھائیں یہ تو آپ کی بات مانتے ہی نہیں ہیں ۔

Mr. Chairman: Qutubuddin Sahib, please sit down. Please close the mic of Qutubuddin . Rizvi Sahib, please sit down. I am asking you to sit down. Please Qutubuddin Sahib, I am asking you to sit down. Rizvi Sahib, please sit down, I am not giving you the floor.

بشیر مٹہ صاحب ! آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں ۔

(اذان برائے نماز جمعہ کی آواز سنائی دی)

جناب بشیر احمد مٹھ ، جناب! اذان ہو رہی ہے میں اذان کے بعد بات کروں گا۔

(After Azan-e-Jumma)

Mr. Chairman: I give the floor to Bashir Matta. No point of order.

(interruption)

Mr. Chairman: You have no right to get up. Please everybody should sit down. It applies to all the members including Chandio Sahib, Iqbal Haider Sahib, Raza Rabbani Sahib and Khawaja Qutabuddin.

اس طرح کرنے سے نہ آپ کی عزت بڑھتی ہے نہ وقار۔

I have given the floor to Bashir Matta. Zahid Khan Sahib, for God's sake maintain the decorum of the House. Mr. Raza Rabbani Sahib, you are not above the law. Please sit down. I am not giving you the floor. Yes, Bashir Matta Sahib.

جناب بشیر احمد مٹھ۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں بہت مختصر بات کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ دلخراش واقعہ جو آج ہوا ہے، اس سے پہلے میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ اسی فلور پر ایک ملا نے جس کا اجمل قادری نام ہے، جو اسرائیل بھی گیا ہے ، اس نے سینٹ کے ممبروں کو حکومت کا شریعت بل پاس کرنے کے خلاف ووٹ دینے پر قتل کی دھمکی دی۔ آپ کے Religious Affairs کے وزیر نے کھڑے ہو کر اس کو endorse کیا۔ آپ کے وزیر اعظم نے مہمند ایجنسی میں کہا کہ میں یہاں طالبان کی حکومت قائم کرتا ہوں۔ اس حکومت کے قائم کرنے میں یہی مضمرات ، یہی اثرات ہوں گے۔ اب آپ افسوس کس چیز کا کر رہے ہیں۔ آپ کے Religious Affairs کے وزیر جو اپنے آپ کو زبردست فقیہ شہر کہتے ہیں۔

he poses to be a very honourable man. He endorsed the threat of a *mullah* to the members of the Senate because they would oppose a Shariat of this type as you have seen in this country. We will always oppose this Shariat and if you want to have the *Shariat* then prepare for these *tamashas*.

آپ نے تو اس کو تماشہ کہا ، وہاں جو تماشہ ہوا ہے ایسے تماشے اس ملک میں ہر وقت ہوں گے ۔ آپ سے بھی میں مودبانہ عرض کرتا ہوں جناب! کہ آپ اس سینٹ کے چیئرمین ہیں، آپ کے ممبرز کو قتل کی دھمکی دی گئی ۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں please منڈ صاحب! میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ کوئی موشن لائیں ۔

جناب بشیر احمد منڈ۔ آپ کے سامنے یہ بات آ گئی ہے ۔ موشن سے کیا مطلب ہے آپ کا؟

جناب چیئرمین۔ جناب منڈ صاحب! میرے پاس آپ باقاعدہ کوئی چیز لائیں گے تو I will look into it. لیکن آپ کہیں کہ میں نے زبانی بات کردی ہے تو اس طرح بات نہیں ہو گی۔

جناب بشیر احمد منڈ۔ اچھا، مہربانی ہے جناب۔ آپ موشن کا انتظار کریں، نواز شریف صاحب بھی موشن کا انتظار کریں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، دیکھیں میرے پاس یہاں بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ آپ باقاعدہ لائیں۔ I will look into it and I will examine it. قانون کے مطابق بات کریں گے۔

جناب بشیر احمد منڈ ۔ جناب! اس کا آپ نوٹس نہیں لیں گے، suo moto notice نہیں لیں گے جناب؟

جناب چیئرمین۔ Suo moto کی گنجائش کہاں پر ہے ؟ کہاں پر ہے suo moto کی گنجائش ؟

جناب بشیر احمد منڈ ۔ اس ملک میں آپ نے مذہبی جنونیت جو ------

جناب چیئرمین۔ نہیں ، منڈ صاحب! آپ نے suo moto کی بات کی۔ Where is the provision for suo moto powers.

جناب بشیر احمد منڈ۔ آپ ذرا مجھے بات کرنے کی اجازت دے دیں۔ جناب! آپ کو میں کہتا ہوں کہ ضیاء الحق نے یہاں پر جو زہر بویا تھا ، یہ اس کا لے پالک ہے ، اس نے اس

کو اپنی عمر بھی دی ہے' یہ اسی زہر کو آگے لیجانا چاہتا ہے ۔ نواز شریف بے تعلیم آدمی ہے ۔ یہ اتنی سمجھ نہیں رکھتا ۔ اس کے دماغ پر یہ جنون چھایا ہوا ہے کہ میں کس طرح ایک مطلق العنان حکمران اور ڈکٹیٹر بنوں اور اس کے لئے وہ مذہب کا سہارا لینا چاہتا ہے ۔ جس طرح ضیاء الحق نے اس ملک کو لوٹا 'اس نے اپنے بچوں کے لئے اربوں روپے کی جائیداد چھوڑی ۔ آپ کے سامنے میں نے عرض کیا تھا کہ اس کا باپ جالندھر میں سبزی بیچتا تھا اور اس کے بیٹے یہاں پر سرمایہ دار بن گئے ہیں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اچھا اب نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

جناب بشیر احمد مٹھ ۔ اسی طرح جالندھر سے جو لوہار ہمارے پاس آئے ہیں ان کی یزیدیت ہم نہیں مانیں گے۔

جناب چیئرمین۔ اب نماز کا وقت ہونے والا ہے ۔ جی وزیر داخلہ ۔۔۔ اقبال حیدر صاحب! آپ پھر مداخلت کر رہے ہیں۔ پلیز' پلیز۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! جواد ہادی صاحب نے ابھی جو فرمایا ہے ' میں ماسوائے ایک بات کے باقی باتوں میں بہت حد تک ان کی تائید کرتا ہوں۔ جو انہوں نے فرمایا ہے بالکل بجا ہے۔ یہ ایک لہر چل چکی ہے۔ لیکن جہاں تک انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ پنجاب والوں نے کوئی agreement کیا ہے تو میں اس کی تردید کرتا ہوں۔ یقین جانیے کہ کسی قسم کا کسی گروپ کے ساتھ کوئی بھی agreement نہیں کیا گیا جو ملک یا کسی پارٹی یا گروہ کے خلاف ہو۔ یہ ایک سازش ہے اور اسی کے تحت یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے جس کا مجھے بڑا ہی افسوس ہے۔جہاں تک پیپلز پارٹی کا تعلق ہے ' جب انہیں باہر خبر ملی تو یقین جانیے یہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ چلو ادھر چلیں ' چلو ادھر چلیں ' اندر چل کر ----

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ پلیز اقبال حیدر صاحب! بات تو سنیں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ بھئی جواب تو سنیں۔ جواب تو سنیں۔

(مداخلت)

چوہدری شجاعت حسین : جناب! یہ کہہ رہا تھا کہ اندر چلو ' اندر تو چلو' اندر چل کر ان کی ٹھکائی کر دو' یہ خوشی سے پھولے سا نہیں رہے تھے ۔ شرم آنی چاہیے انہیں۔ ایسا واقعہ سننے کے بعد انہیں چاہیئے تھا کہ ہماری مدد کرتے اور افسوس کا اظہار کرتے۔ لیکن اب یہ بات نہیں سننا چاہتے۔

جناب چیئرمین۔ صفدر عباسی صاحب ! آپ سب لوگ بات ہی نہیں سننا چاہتے۔ We want a response from the Government, it is a very serious issue. آپ سنیں یہ بڑا حساس واقعہ ہے ۔ بڑا خوفناک واقعہ ہے ۔ Let us hear the Government on this. اتنا بڑا واقعہ ہوگیا اور آپ سننا ہی نہیں چاہتے۔

چوہدری شجاعت حسین ، سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے۔ یہ سچ نہیں سنیں گے۔ یہ سچ سننے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ جناب! میں بڑے وثوق سے بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور انہوں نے کہا کہ اندر چلتے ہیں اور حکومت کی ٹھکائی کرتے ہیں۔ چور کی داڑھی میں تنکا' اس لئے یہ بات نہیں سننا چاہتے۔ انہوں نے باہر جاکر کہا کہ چلو اندر چل کر حکومت کی ٹھکائی کریں ۔ حکومت کو نیچا دکھائیں۔ جناب والا! یہ ان کا رویہ ہے۔ اس لئے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے۔ ہم سب کو افسوس ہے لیکن یہ اسے exploit کرنے کی کوشش کر رہے ہیں صرف اس لئے کہ ان کی جیت ہو جائے اور حکومت کی ہار ہوجائے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ ان کو شرم آنی چاہیئے اور ہمیشہ آنی چاہئیے۔

جناب چیئرمین ، چوہدری صاحب! یہ تیسرا واقعہ ہے تین دنوں میں' یہ بڑا سیریس ایشو بنتا جا رہا ہے۔ آپ مہربانی کر کے بیٹھیں اور اس پر غور کریں۔ جی قطب الدین صاحب۔

(مداخلت)

خواجہ قطب الدین ، ہم سب سے پہلے اس دردناک اور افسوسناک واقعہ کو پرزور طریقے پر condemn کرتے ہیں اور یہ سب جانتے ہیں کہ یہ terrorist activity ہے اور یہ حکومت کو بدنام کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ سب مل کر کوشش کریں کہ اس کو روکیں بجائے ان لاشوں پر political mileage derive کرنے کے ۔ یہ political mileage derive کر رہے

ہیں۔ میں دوسری بات کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپوزیشن protest کے سلسلے میں کراچی میں ہڑتالیں اور دوسری جگہوں پہ ریلیاں کر رہی ہے، اس پہ ڈیبیٹ چل رہی تھی پچھلے سیشن میں بھی اور اس سیشن میں بھی اور آپ نے اجمل خٹک صاحب کو کل اور آج بھی اجازت دی۔ ہماری طرف سے کسی کو بولنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ کل کے سیشن میں پورا ٹائم یہی لوگ بولتے رہے ہیں، ہمیں اجازت نہیں ملی، یہ بھی گواہ ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ میرے جرنلسٹ بھائیوں نے بھی یہ لکھا ہے کہ اپوزیشن کو-----

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ پلیز، عاقل شاہ صاحب! اس طرح کام نہیں چل سکتا۔ آپ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں نے ان کو بولنے کا موقع دیا ہوا ہے، اس کے بعد اعتزاز صاحب بولیں گے۔

خواجہ قطب الدین ۔ کل سب گواہ ہیں، سارا وقت اپوزیشن بولتی رہی ہے، اعتزاز صاحب بھی موجود تھے، خٹک صاحب بھی موجود تھے، ہم میں سے کوئی نہیں بولا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے جرنلسٹ بھائیوں نے بھی آج اخباروں میں یہی لکھا کہ اپوزیشن کو ٹائم نہیں دیا جا رہا اور آپ کی partiality کے اوپر بھی لکھا۔ میں صرف ان سے درخواست کروں گا کہ بھائی! object reporting کریں، کم از کم سٹاپ واچ لے کر بیٹھیں، دیکھیں کہ اپوزیشن کتنا بول رہی ہے اور ہم کتنا بول رہے ہیں۔ جناب! میں آپ سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کی strikes اور compaign پر سب لوگوں نے تقریر کی، مجھے بھی تقریر کرنی ہے۔ اس کے لئے proper time دیا جائے۔ ہر ایک کو آدھا آدھا گھنٹہ دیا گیا اور اجمل خٹک صاحب نے ایک گھنٹہ لیا، ہم نے اطمینان سے، تحمل سے سب کو سنا اور اس ایشو پر ہمارا بھی right ہے کہ ہم بھی بولیں، ہم بھی لوگوں کو inform کریں تاکہ جرنلسٹ بھی سنیں کہ آخر اس کے پیچھے objective کیا ہے۔ ان لوگوں کا کیا ایجنڈا ہے جو 19 لوگوں کا بنا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں، آپ کو بھی موقع ملے گا، ضرور ملے گا، آپ کا حق ہے۔

خواجہ قطب الدین ۔ جمعہ کا وقت ہے اس لئے میں اس وقت اپنی turn نہیں لینا چاہ رہا۔ اگلے دن میں آپ سے ضرور درخواست کروں گا کہ مجھے وقت دیا جائے۔

جناب چیئرمین ۔ اعتزاز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن : جناب چیئرمین صاحب! یہ جو واقعہ ہوا ہے' یہ بڑا سنگین اور اندوہناک واقعہ ہے۔ آپ بھی بار بار یہی بات دہرا رہے ہیں اور وزیر داخلہ کے نوٹس میں بھی آپ نے بار بار لایا ہے کہ یہ تیسری مرتبہ ہو رہا ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ بڑا اندوہناک اور بڑا افسوسناک واقعہ ہے۔ اس پر میں نے یا جواد ہادی صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے اور ہم دونوں میں سے کسی نے کوئی غیر پارلیمانی بات نہیں کی۔ اس کے جواب میں خواجہ صاحب بھی کھڑے ہوئے ہیں اور وزیر داخلہ بھی۔ دکھ کی بات یہ ہے جناب چیئرمین! کہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس پر آپ کو کم ازکم تفرقہ پیدا نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ حکومت ہیں لیکن لگتا ہے کہ آپ کا کام اور مقصد تفرقہ پیدا کرنا ہے ۔ خواجہ صاحب کہتے ہیں کہ موقع نہیں ملتا' موقع کیسے ملے' موقع ہر دفعہ دیا جاتا ہے۔ ہر دفعہ آپ وزراء کو جواب دینے کا موقع دیتے ہیں' بھنڈر صاحب دیتے رہے ہیں۔ آج آپ نے دیکھا ہے کہ وزراء کے پاس ہوائے تبرے کے اور کوئی بات ہی نہیں' کہتے کیا ہیں' فرماتے کیا ہیں' بھئی! آپ بتائیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ وزیر داخلہ ہیں' روک تھام کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں کہ پیپلز پارٹی والے بڑے خوش تھے' 9 مسلمان شہید ہوں مسجد میں اور وزیر داخلہ صاحب کو پتہ نہیں کیوں ہمارے چہروں پر خوشی لکھی ہوئی دکھائی دیتی ہے؟ یہ اس قدر غلط بیانی کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں نے تو یہاں آ کر یہ پڑھا ہے' اس کے رنج و غم میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں آپ کو بہت ہی واضح طور پر جتانا چاہتا ہوں کہ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے موقف کو اس معاملے میں بہت ہی واضح طور پر جتانا چاہتا ہوں۔ ہم سمجھتے ہیں جناب چیئرمین! کہ حسینیت ایک مشترکہ ورثہ ہے' یہ اسلام کا مشترکہ ورثہ ہے۔ اس میں قربانی' ایثار اور شہادت سب چیزیں ہیں۔ ہمارے جو چار بنیادی اصول ہیں' اس میں ہم نے شہادت کو mention کیا ہوا ہے۔ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ حسینیت کسی ایک فقہ یا مسلک کی monopoly ہے۔ یہ اسلام کا مشترکہ ورثہ ہے۔ سب مسلمانوں کو امام حسین کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ چاہے سنی ہو' چاہے دیوبندی ہو' چاہے بریلوی ہو' چاہے شیعہ ہو' کوئی بھی ہو۔ پیپلز پارٹی اور اپوزیشن کی جماعتوں کا سنہرا بنیادی اصول بتا دینا چاہتا ہوں۔

ہم اس طرح بات نہیں کرتے' جس طرح یہ فرقہ وارانہ سیاست لانا چاہتے ہیں کہ لوگوں کو لڑاؤ' الجھاؤ اور خود حکومت کرو' divide and rule والی انگریز کی پالیسی پر یہ چل رہے ہیں۔ ہم اس پر نہیں چلنا چاہتے۔ میں چاہتا تھا کہ شجاعت حسین صاحب اٹھیں' وہ وزیر داخلہ ہیں' اس وقت ان

کے چہرے پہ بھی غم لکھا ہوتا، وہ ہنسی مذاق میں اڑا رہے ہیں اتنے سنجیدہ معاملے کو، اتنے سنگین معاملے کو۔ میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں ----

جناب چیئرمین، ان کی بات کے بعد چوہدری صاحب میں آپ کو موقع دیتا ہوں---

چوہدری شجاعت حسین، جناب چیئرمین! یہ اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب ہم بول رہے ہوتے ہیں تو یہ سارے شور شروع کر دیتے ہیں۔ یہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، اس لئے ان کو اجازت ہے کہ یہ بولتے رہیں---

جناب چیئرمین، نہیں آج مجھے یقین ہے کہ Aitzaz Ahsan will make sure that his people do not interrupt when you are speaking.

چوہدری اعتزاز احسن، جناب چیئرمین! جب میں بول رہا ہوں تو آپ نے تو interrupt کیا ہے۔ یہ دیکھیں کہ یہ وزیر داخلہ ہیں۔

جناب چیئرمین، دیکھیں اعتزاز صاحب! جب یہاں سے یہ بول رہے تھے تو چانڈیو صاحب، اقبال حیدر صاحب، رضا ربانی صاحب

what I am saying is they were all interrupting. I am sure as Leader of the Opposition

آپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ you maintain order اور یہاں یہ بھی order maintain کریں۔

چوہدری اعتزاز احسن، جناب والا! میں عرض کروں کہ جب چوہدری صاحب بول رہے تھے تو میں نے آپ کو صرف اشارہ کیا آپ نے کہا کہ بعد میں بات کریں، ابھی بیٹھ جائیں۔

Mr. Chairman: No, I have no complaint against you personally. What I am saying is

چونکہ آپ لیڈر ہیں، اس لئے میں آپ سے یہ گزارش کر رہا ہوں۔

چوہدری اعتزاز احسن، جناب والا! اگر ایک سنگین واقعے کو صرف لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے اور ان کو انگیخت کرنے کے لئے ہی استعمال کیا جائے، میں بصد احترام عرض کروں کہ وزیر داخلہ نے ایسا کیا۔ انہوں نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا کہ انہوں نے خوشی منائی۔

خدانخواستہ ہم نے کب ایسا کیا ہے، ہم ایسے لوگ ہی نہیں ہیں اور ہمارے تو بنیادی اصولوں میں یہ معاملہ ہے ایثار و قربانی کا۔ آپ کے بنیادی اصولوں میں کیا ہے، آپ جتنے مالدار لوگ بیٹھے ہیں، قرضہ خوری آپ کا بنیادی اصول ہے۔ ایثار و قربانی ہمارا بنیادی اصول ہے۔ یہ کیا بات آپ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ شروع ہو جائیں کہ چور، چور، چوری، چوری ۔ ایسے الفاظ جو کہ حذف ہونے چاہیئے تھے۔ میں نہ اٹھتا، میں ان کی زبان اور ان کی زبان میں جو ایک مزاح کا اورستم ظریفی کا عنصر تھا، جو اس موضوع سے متعلق نہیں ہے، اس موضوع اور موقع سے مناسبت نہیں رکھتا ، میں صرف آپ کی نشاندہی اس جانب کرانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ ایک منٹ، حاجی جاوید صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب چیئرمین! میں سب بھائیوں سے مودبانہ گزارش کروں گا کہ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جواد صاحب نے اور چوہدری اعتزاز احسن صاحب نے کہا کہ 9 مسلمان شہید ہوئے ہیں۔ چہ جائیکہ ہمیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کرنی چاہیئے تھی، یہ ڈیسک بجا رہے ہیں اور جس طرح چوہدری شجاعت صاحب نے کہا، یہ ڈیسک بجانا کہاں کی صحیح بات ہے، ان کو شرم نہیں آتی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک طرف تو قتل و غارت ہو رہی ہے، مسلمان مسجدوں میں شہید ہو رہے ہیں، ان کے ساتھ اظہار غم کرنے کی بجائے ، دعائے مغفرت کرنے کی بجائے یہ ڈیسک بجا رہے ہیں اور دوسری طرف علماء دین اور شریعت کے بارے میں کوئی شخص یہاں فتویٰ نہیں دے سکتا۔ جائیں علمائے دین کے ساتھ بیٹھیں جو بھی فیصلہ کریں۔ لیکن جو سانحہ ہوا ہے اس کے لئے حکومت پاکستان اور چوہدری شجاعت صاحب نے بیان دے دیا ہے اور یہ بار بار۔۔۔۔ بشیر مٹہ صاحب! جب میں بات کر رہا ہوں آپ بیچ میں مت بولیں۔ مٹہ صاحب نے جب کبھی تقریر کی میں نے ان کا احترام کیا ۔ خدا کی قسم میں نے کبھی انہیں interrupt نہیں کیا۔ لیکن مجھے بہت ہی افسوس ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ شریعت کے فتوے ---، علماء دین کے بارے میں غلط بیانی کرنا، ٹھیک نہیں ہے ۔ علمائے دین ہی کی وجہ سے ہمیں یہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھنا سکھایا گیا ہے، علمائے دین ہی کی وجہ سے یہ ملک حاصل کیا گیا۔۔۔۔

Mr. Chairman: O.K. So, the House is adjourned to meet again on

Monday, at 5:30 p.m.

[Then the House was adjourned to meet again on Monday October 4, 1999 at 5:30p.m.)